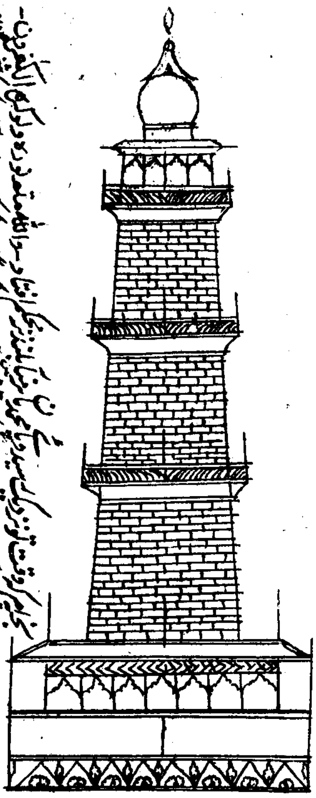
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳



ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریۃ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی || دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ (۱) عوام سے صر (۲) خواص معاونین سے سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عا ۱۲

نمبر ۱۹ || قادیان دار الامان مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء مطابق ۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ || جلد ۹

فہرست مضامین

حضرت مسیح موعود کے اشتہارات

اعلان

سوامی دیانند سرسوتی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے روحون کا بے انت ہونا باطل کرکے غلط ہونا مسئلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا ہے معرفت تین کس آریا سماج والون کے یہہ پیغام بھیجا ہے کہ اگرچہ ارواح حقیقت مین بے انت نہین ہین لیکن تناسخ اسطرح پر ہمیشہ رہتا ہے کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتے ہین تو پھر بوقت ضرورت مکتی خانہ سے باہر نکالے جاتے ہین اب سوامی صاحب فرماتے ہین کہ اگر ہمارے اس جواب مین کچھہ شک ہو تو بالمواجہ بحث کرنی چاہئیے چنانچہ اس بارہ مین سوامی صاحب کا خط بھی آیا اس خط مین بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہین اسواسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا ہے کہ یہہ بحث بالمواجہ ہمکو بسروچشم منظور ہے ۔ کاش ! سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالونکا جواب دین مناسب ہے کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کیواسطے انعقاد اس جلسہ کی تجویز کرکے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ و مقام کو مشتہر کردین لیکن اس جلسہ مین شرط یہہ ہو کہ یہہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلےٰ کہ تین صاحب ہمین سے ممبران برہمو سماج اور نیز صاحب سیمی مذہب ہونگے قرار پاویگا ۔ اول تقریر کرنیکا ہمارا حق ہوگا کیونکہ ہم معترض ہین پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط جو ٹھہرائی جاوینگے جواب دینگے پھر اسکا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا اور بحث ختم ہو جائیگی ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ کیون سوامی صاحب وارد دہند دن مین لگے ہوئے ہین اور ایسی بحث اور اعتراض کا جواب نہین دیتے جنسے سب آریہ سماج والونکا دم بند کر رکھا ہے اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا کوئی جواب مشتہر نہ کیا تو بس یہہ سمجھو کہ سوامی صاحب صرف باتین کرکے اپنے موافقین کے آنسو پونچھتے ہین اور مکتت پاون کی واپسی مین جو جو مفاسد ہین مضمون مشمولہ متعلقہ اس اعلان مین درج ہین ناظرین پڑھین اور انصاف فرماوین ۔

المعلن مرزا غلام احمد رئیس قادیان ۱۰ جون ۱۸۷۸ء

نوٹ از ایڈیٹر الحکم : ۔ اس اعلان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فطرتی طور پر اعلاء کلمہ اسلام کا کسقدر جوش بخشا گیا ہے جس مضمون متعلقہ اعلان کا ذکر اعلان مذکور مین کیا گیا ہے وہ بینے حضرت اقدس کی پرانی تحریرین مین چہاپ دیا ہے جواب دوسرے نمبر چھپ رہی ہین اور اس دوسرے اڈیشن مین منشی گوردیال صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چنیوٹ کے استفسار کا جواب بھی جو ۱۸۷۸ء مین حضرت اقدس نے دیا تھا اور رسالہ ہندو باندہو لاہور مین طبع ہوا تھا بڑھا دیا گیا ہے ۔

دار الامان کا ہفتہ

۱ ۔ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپکے اہل بیت بندگان ملت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تندرست ہین ۔

۲ ۔ حضرت ام المومنین کی طبیعت بسبب عدا ناساز تھی اللہ تعالےٰ نے ردّ البیھا معھا و دیعا نھا کی جو بشارت دی اسکے بعد سے آپکی طبیعت اچھی ہے والحمد للہ علےٰ ذالک ۔

۳ ۔ ۳۱ مئی کی شب گرد و باد کا ایک طوفان آیا ۔ الحمد للہ کہ کسی قسم کا نقصان نہین ہوا اسکے ساتھہ گرج اور چمک بھی تھی ۔

۴ ۔ ہفتہ زیر اشاعت مین بھی زلزلہ محسوس ہوا ۔

۵ ۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب تشریف لائے اور واپس تشریف لیگئے مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب بھی کئی روز کے قیام کے بعد تشریف لے گئے ۔ کپور تھلہ وغیرہ مقامات سے اکثر احباب حاضر ہوئے سیاح قادیان کے بھائی مولانا آزاد بھی ایک روز کیلئے آئے اور واپس گئے ۔

۷ ۔ امریکہ مین شایع کرنیکے لئے ایک اشتہار عنقریب حضرت اقدس لکھنے والے ہین جسکی اشاعت کا خرچ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب دین گے ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ۔

تازہ الہامات ۔ رویا اور کشوف

۲۶ مئی کے الہامات تو الحکم کی گذشتہ اشاعت مین درج ہو چکے ہین انکے ساتھہ مندرجہ ذیل رویا بھی تھے ۔

رویا ۔ اسی وقت جبکہ مذکور بالا الہام ہوا دیکھا کہ کسی نے کہا کہ آنیوالے زلزلہ کی یہ نشانی ہے جب مینے نظر اوٹھائی ۔ تو دیکھا کہ اس بہار خیمہ کے سر پر سے جو بانکے قریب نصب کیا ہوا ہے ۔ ایک چیز گری ہے خیمہ کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے جب مینے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے جو عورتون کے ناک مین ڈالنے کا ایک زیور ہے ۔ اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے میرے دلمین خیال گذرا ۔ کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا اور اب ملا ہے اور زمین کی بلندی سے ملا ہے اور یہی نشان زلزلہ کی ہے ۔

۲۷ مئی ۱۹۰۵ء ۔ عبد القادر رضی اللہ عنہ ادری رضوانہ ۔ اللہ اکبر ۔ پہلی وحی کے متعلق فرمایا کہ خدا اپنی کچھہ قدرتین میرے واسطے ظاہر کرنیوالا ہے اسواسطے میرا نام عبد القادر رکھا رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ کوئی فعل دنیا مین خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونیوالا ہے جس سے ثابت ہو جائیگا اور دنیا پر روشن ہو جائیگا کہ خدا مجھہ پر راضی ہے ۔ دنیا مین بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے تو فعلی رنگ مین ہی اس رضامندی کا کچھہ اظہار ہوتا ہے ۔ اسکے معنے یہ ہین کہ اسکی رضا پر دلالت کرنیوالے افعال دیکھنا ہون ۔ ——— مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا بہت پیاری ہے ۔ ایک حدیث مین آیا ہے کہ مومنین جب بہشت مین داخل کئے جائینگے تو انسے کہا جائیگا کہ اب مانگو جو کچھہ مانگنا چاہتے ہو ۔ تو وہ عرض کرینگے کہ اے رب تو ہمپر راضی ہو جا ۔ جواب ملیگا اگر مین راضی نہ ہوتا تو تم کو بہشت مین کیونکر داخل کرتا ۔

۲۸ ۔ مئی ۱۹۰۵ء ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے ۔ اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہین پیش ہیں وہ روپے بیٹھکی کے مین ایک ڈولی مین بیٹھا ہوا ہون پھر کسی نے میان شریف احمد کو اسمین بٹھا دیا اور اسکو چکر دینا شروع کیا اتنے مین گھڑی دگر گئی اور اس جگہ قریب ہی گری ہے مین کہتا ہون کہ اسکو تلاش کرو ایسا نہ ہو کہ محمد حسین نالش کر دے ۔

فرمایا ۔ کہ خیال گذرتا ہے کہ شاید گھڑی سے مراد ساعت ہے ۔ جو زلزلہ کی ساعت ہے جو معلوم نہین واللہ علم ۔ اور وہ رحمت کی ساعت ہے یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمت الٰہی کا موجب ہوگی ۔

۲۹ ۔ مئی ۔ یاتون من کل فج عمیق ویاتیک من کل فج عمیق ۔

۳۰ ۔ مئی ۔ قبل ظہر فرمایا ۔ آج ایک عجیب الہام ہوا ہے جو پہلے کبھی نہین ہوا ۔ صلواۃ العرش الی الفرش ۔ یعنی رحمت الٰہی جو تمپر ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے فرمایا اسمین کیفی مبالغہ ہے گویا اللہ تعالےٰ کی رحمت نے فضاء کو بھر دیا یہہ الہام آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے یہہ لفظی ہی نہین بلکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا

عریضہ بجناب عالی القاب حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از خاکسار اکبر شاہ خان اکبرؔ احمدی نجیب آبادی۔

پس از حمد خداوند و پس از توصیف پیغمبر — گذارش خدمت اقدس مین ہے اے شاہ بحر و بر
بلاشک آپ عیسیٰ ہین یہین بیشک آپ ہی مہدی — یقینا کل جہان کے آپ ہی ہین ہادی و رہبر
کہان وہ عیسیٰ مریم کہان اسلام کا عیسیٰ — وہ ہو سکتا نہین رتبہ مین ہرگز آپ کا ہمسر
یہ سچ ہے آپ ہی سے رہ گئی اسلام کی عزت — نہین تو ہو چکا تھا اب یہ شیرازہ بہت ابتر
نہین کچھ جھوٹ اصلا آپ ہی کے دم سے ہے [illegible] — یہ [illegible] اسلام کی رونق یہ سرسبزی یہ کر و فر
اگر اسلام گلشن ہے تو اوسمین آپ [illegible] بلبل — اگر ہے معرفت دریا تو اوس مین آپ ہین گوہر
اگر ایمان کشتی ہے تو [illegible] ہین کشتی بان — طریقت ہے اگر گردون تو آپ اوسکے ہین انور
گروہ [illegible] تو آپ [illegible] — کہ رتبہ مین غلام احمدی سے کم ہے اسکندر
بلاشک غیر ممکن ہے یہ ہو سکتا نہین ہرگز — برابر آپ کے خدام کے ہون طغرل و سنجر

نہین دے سکتے ہرگز پاک کو ناپاک سے نسبت
نہین ہو سکتی ہرگز خاک کو افلاک سے نسبت

وہ اندھے ہین جہان مین اور نہایت سخت جاہل ہین — جو منکر آپ کے ہین اور [illegible] مائل ہین
ادا حق کر چکے ہین آپ تو تبلیغ کا لیکن — وہ کیا سمجھینگے عقل و ہوش جنکے خود ہی زائل ہین
تلے بیٹھے ہین کیسے اشقیا تردید پر اب تک — مگر [illegible] قیامت سے وہ غافل ہین
ہزارون ہی نشان دیکھے مگر [illegible] پھر بھی — نشان [illegible] جہالت سے وہ سائل ہین
نشان زلزلہ دیکھا ہے اور دیکھینگے بھی آخر — ہدایت کیا ہو اون کو گمرہی مین جو کہ کامل ہین
ہوا ابطال باطل آپ ہی کی ذات سے بیشک — بھلا احقاق حق کیا اون سے ہو جو خود ہی جاہل ہین
ہین کتنے اور گدھے بھی اونسے دنیا مین بہ اچھے — جو غفلت [illegible] ہین متعصب ہین نہ عادل ہین
نہین ہے فکر مطلق ذات والا کو کوئی ہے — بلا سے ہون اگر دشمن ہمارے سب قبائل ہین
ادہر کافی ہے مجھ جیسا بس اک خادم ہی حضرت کا — [illegible] اگر [illegible] بس جاہل ہین

اگر کثرت شغالون کی ہو اور شیرون کی قلت ہو
تو ہو سکتا نہین شیرون پہ حاصل انکو نصرت ہو

بزرگون کو تو ہے تم سے فخر تھا اپنی نجابت پر — بہت نازان تھے وہ اپنی شرافت اور شجاعت پر
مگر ہے اونسے بڑھکر فخر مجھکو اس غلامی پر — کہ ہون مین خادم حضرت فدا ہون نام حضرت پر
کسی کو ہے بھروسہ اپنے روزون اور نمازون پر — ہے کوئی زہد پر نازان کوئی نازان عبادت پر
کسی کو ہے گھمنڈ اپنے زکوٰۃ اور حج عمرے پر — مگر بے فکر ہون مین آپ کی چشم عنایت پر
تعجب عام لوگون کو دعاوی پر ہے حضرت کے — تماشا ہے کہ حیرت ہے مجھے خود اونکی حیرت پر
وہ جاہل جو کہ سرکش آپ سے ہین سخت ظالم ہین — مجھے آتا ہے رونا اور حسرت اون کی شامت پر
نہ دنیا کا مجھے غم ہے نہ ڈر دنیا کے کتون کا — نہ پروا کچھ عزیزون کی نہ حسرت اپنی عزت پر
میری ہمت نے کچھ دہشت نہین کی اہل دنیا کی — خدا کچھ فکر نہ ہوگا پھر بھلا میری حمایت پر
یہ سر میرا جو اب تک رہ چکا ہے مخزن نخوت — تمنا ہے کہ قربان ہو یہ گرد کفش حضرت پر

مجھے دار الامان مین اب بلا لیجیے میری حضرت
مجھے اس قید غم سے اب چھڑا لیجیے میری حضرت

تمنا یہ [illegible] ہے دکھا دار الامان مجھکو — عجب آیا دمین رہنا ہے اب قید گران مجھکو
[illegible] دن رات حضرت ہی کا رہتا ہے — نہ کچھ پروا مجھے تن کی نہ کچھ پروائے جان مجھکو
کسی کروٹ کسی پہلو میسر ہی نہین راحت — [illegible] ہے [illegible] مین سوز نہان مجھکو

دل بیتاب ہے آپکی یاد تیر فرقت مین — سکون و قلب حاصل ہی نہین ہوتا ہے یان مجھکو
ہزارون [illegible] دشمن ہین مگر پروا نہین کچھ بھی — ذرا [illegible] نہین ہرگز کوئی تیغ و سنان مجھکو
اگر مین خاک [illegible] افلاک سے بڑھکر — غلامون سے بھلا ہے آپکے نسبت کہان مجھکو
جدائی کی نہین اب تاب [illegible] ہے میرا — [illegible] امام انس و جان مجھکو
ہے وقت دستگیری المدد اے عیسیٰ دوران — کیا ہے [illegible] پاکر نا توان مجھکو
مین جاکر یان سے پھر واپس نہ آؤن التجا ہے یہ — [illegible] قادیان کو مین نہ چھوڑے قادیان مجھکو

دعا کیجیے مرے حق مین مری پوری تمنا ہو
کہ درد دل اگر اچھا یہ ہو جائے تو اچھا ہو

اگر [illegible] مجھ دیکھیے تو رنگ روئے تابان ہون — پریشان گر مجھے [illegible] تو مین زلف پریشان ہون
بھلا فرمائیے تسکین ہو فرقت مین تو کیسے ہو — کہان تک ہجر مین تڑپون کہ آخر مین بھی انسان ہون
ہزارون آرزوئین دفن ہین اس خانہ دل مین — براہ استعارہ مین بھی اک گنج شہیدان ہون
دعا کیجیے دعاؤن مین اثر دیدہ ہے خدا میری — فدا ہون آپ پر جسدن سے معتوب عزیزان ہون
یہ مانا اب نہین ہے وقت شمشیر و سنان ہرگز — مگر دشمن کے زخم دل کو مین مثل نمکدان ہون
شرف حاصل ہوا بیعت کا مجھکو اونکی کوشش سے — مین اب مخدوم ملت کا بہت ممنون احسان ہون
بحق نور دین کیجیے دعا میرے لئے حضرت — کہ روز و شب یہان ہر جلسہ مین اونکا بھی ثنا خوان ہون
ہجوم فکر دنیا بھی بہت کچھ روح فرسا ہے — مگر مین فکر عقبیٰ سے نہایت ہی پریشان ہون
نہ دنیا پاس ہے میرے نہ حاصل دین کی عشرت — غلام حضرت اقدس ہون مین اسپر ہی نازان ہون

بس اب خاموش ہو اکبر سنا تو نے نہین شاید
خموشی معنئی دارد کہ در گفتن نمے آید

قصیدہ

در مدح حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از طبعزاد یکے از خدام حضرت مسیح موعود۔ احقر محمد عبد اللہ المتخلص بہ محزون بوتالوی حال پٹواری نہر حلقہ [illegible] دال تحصیل و ضلع شاہ پور غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ۔

میرے دل کا بھی کر درمان میرے پیارے مسیح زمان — کہ ہے پکڑا ترا دامان مرے اے مہدئ دوران
مین ہو کر ناامید آیا ہون بازار طبیبان سے — نہین کوئی جانتا مجھے بن میرے اس درد کا درمان
سگ در ہون ترے در کا نہ کر دور ہٹا در سے — میرے احمد ترا در چھوڑ کر جاؤن بھلا مین کہان
ارے او دلربا تو نے کشش کیسی لگائی ہے — کہ لاکھون کرتے ہین سو آرزو سے جان و دل قربان
ارے اے کرشن تو نے بنسری کیسی بجائی ہے — کہ نفخ صور سے تیرے ہوئے زندہ کئی بے جان
شراب معرفت سے مست اک عالم کیا تو نے — میرا بھی ساقیا بھر دے خدا کے واسطے پیمان
نہ پایا عطر ایمان ہم نے جز دکان تیری کے — لئے شیشہ پھرے ہم تو سبھی بازار عطاران
کئی مخفی حقائق اور معارف تھے جو قرآن مین — وہ سب تو نے کئے ظاہر مرے اے کاشف قرآن
نبی کی اور مرسل کی مجدد اور محدث کی — ضرورت کچھ نہ تھی ہوتا سمجھنا اسکا گر آسان
جو ہین ناآشنا رحمان سے وہ قرآن کو کیا سمجھین — وہی اسکو سمجھتا ہے جو ہوئے بندۂ رحمان
بتاتا ہے جو کل کوئی وہی اسکو چلاتا ہے — نہ بتلائے وہ گر اسکو رہین سب ششدر و حیران
ارے لوگو محبت ہے اگر کچھ تمکو قرآن سے — تو سُن لو غور کر کے جو سناتا ہے امام زمان
ارے اے بے نصیبو بھاگتے ہو دور کیون اس سے — وہ اپنا ہے نہ بیگانہ مگر تم لوگ ہو نادان
ہماری خوش نصیبی تھی کہ اس مامور کے آیا — بیٹھے تھے ہند مین آ چھوڑ کر پیارا وطن ایران
کرتا یہ شخص ہو مصداق آنحضرتؐ کے فرمان کا — کہ خوشبوئے ہمی آید مرا از طرف ہندستان
وہ تو ہی تھا کہ تیرہ سو برس پہلے تیری نسبت — سنا کر پیشگوئی چل دیا سردار ہر دو جہان
تیری ہی ہے یہ خوشبوئی میرے اے میرزا پیارے — کہ جسکے سامنے ہین مات اب دنیا کی خوشبوئیان
ہمین اک اور بھی ہے فخر آیا ہے وہ ہم مین سے — سناتا ہے ہمین قرآن بتاتا ہے رہ عرفان
بشر تو ہے وہ ہم سا ہی مگر درجہ مین بڑھکر ہے — [illegible] کہ ہوکر آیا ہے وہ مہدی دوران
پرانا یا نیا کوئی نبی ہو کر اگر آتا — تو ہم کو چھوڑنا پڑتا یہ پیارا دین اور قرآن

نوٹ۔ اس نظم کے [illegible] ہین [illegible] کے [illegible] درج کر دیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین حضرات صدقنا پر عمل کرینگے۔ ایڈیٹر۔

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

(تفسیر سورۃ فاتحہ بصورت دیگر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔

اٰمین

ترجمہ - خدا جسکا نام اللہ ہے تمام اقسام تعریفوں کا مستحق ہے - اور ہر ایک تعریف اوسی کی شان کے لائق ہے کیونکہ وہ رب العالمین ہے - وہ رحمان ہے - وہ رحیم ہے - وہ مالک یوم الدین ہے - ہم (اے صفات کاملہ والے) تیری ہی پرستش کرتے ہیں - اور مدد بھی تجھ سے ہی چاہتے ہیں - ہمیں وہ سیدہی راہ دکھلا جو اون لوگوں کی راہ ہے جنپر تیرا انعام ہے - اور اون راہوں سے بچا جو اُن لوگوں کی راہیں ہیں جنپر تیرا غضب طاعون وغیرہ عذابوں سے دنیا ہی میں وارد ہوا اور نیز اُن لوگوں کی راہوں سے بچا کہ جنپر اگرچہ دنیا میں کوئی عذاب وارد نہیں ہوا مگر اُخروی نجات کی راہ سے وہ دور جا پڑے ہیں اور آخر عذاب میں گرفتار ہونگے -

واضح رہے کہ یہ سورۃ قرآن شریف کی پہلی سورۃ ہے جس کا نام سورہ فاتحہ ہے کیونکہ ابتدا اس سے ہے اور اس کا نام **ام الکتاب** بھی ہے کیونکہ قرآن شریف کی تمام تعلیم کا اس میں خلاصہ اور عطر موجود ہے - اور اس سورۃ میں ہدایت پانے کے لئے ایک دعا سکھلائی گئی ہے تا معلوم ہو کہ فیوض ربانی حاصل کرنے کے لئے دعا کرنا ضروری ہے - اور اس سورۃ کو الحمد للہ سے شروع کیا گیا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک حمد اور تعریف اُس ذات کیلئے مسلم ہے - جس کا نام اللہ ہے اور اس فقرہ الحمد للہ سے اسلئے شروع کیا گیا کہ اصل مطلب یہ ہے کہ خدا تعالے کی عبادت روح کے جوش اور طبیعت کی کشش سے ہو اور ایسی کشش جو عشق اور محبت سے بھری ہوئی ہو ہرگز کسی کی نسبت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ وہ شخص ایسی کامل خوبیوں کا جامع ہے جنکے ملاحظہ سے اختیار دل تعریف کرنے لگتا ہے - اور یہ تو ظاہر ہے کہ کامل تعریف دو قسم کی خوبیوں کے لئے ہوتی ہے - ایک کمال حسن اور ایک کمال احسان

اور اگر کسی میں دونوں خوبیاں جمع ہوں تو پھر اوسکے لئے دل فدا اور شیدا ہو جاتا ہے - اور قرآن شریف کا بڑا مطلب یہی ہے کہ خدا تعالے کی دونوں قسم کی خوبیاں حق کے طالبوں پر ظاہر کرے تا اوس بے مثل و مانند ذات کی طرف لوگ کھینچے جائیں اور روح کے جوش اور کشش سے اوس کی بندگی کریں اس لئے پہلی سورۃ میں ہی یہ نہایت لطیف نقشہ دکھلانا چاہا ہے کہ وہ خدا جسکی طرف قرآن بلاتا ہے وہ کیسی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے - سو اسی غرض سے اس سورۃ کو الحمد للہ سے شروع کیا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ سب تعریفیں اوسکی ذات کے لئے لائق ہیں - جسکا نام اللہ ہے اور قرآن کی اصطلاح کی رو سے اللہ اوس ذات کا نام ہے جس کی تمام خوبیاں حسن و احسان کے کمال کے نقطہ پر پہونچی ہوئی ہوں اور کوئی منقصت اوسکی ذات میں نہ ہو قرآن شریف میں تمام صفات کا موصوف صرف اللہ کے اسم کو ہی ٹھہرایا ہے تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اللہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس میں پائی جائیں پس جبکہ ہر ایک قسم کی خوبی اس میں پائی گئی تو حسن اُسکا ظاہر ہے اسی حسن کے لحاظ سے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا نور ہے جیسا کہ فرمایا ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اللہ تعالے زمین و آسمان کا نور ہے - ہر ایک نور اوسی کے نور کا پرتوہ ہے -

اور احسان کی خوبیاں اللہ تعالے میں بہت ہیں جنمیں سے چار بطور اصل الاصول ہیں اور اونکی ترتیب طبعی کے لحاظ سے پہلی خوبی وہ ہے جسکو سورہ فاتحہ میں رب العالمین کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالے کی ربوبیت یعنی پیدا کرنا اور کمال مطلوب تک پہونچانا تمام عالموں میں جاری و ساری ہے - یعنی عالم سماوی اور عالم ارضی اور عالم اجسام اور عالم ارواح اور عالم جواہر اور عالم اعراض اور عالم حیوانات اور عالم نباتات اور عالم جمادات اور دوسرے تمام قسم کے عالم اوسکی ربوبیت سے پرورش پا رہے ہیں یہانتک کہ خود انسان پر ابتداء نطفہ ہونے کی حالت سے یا اُس سے پہلے بھی جو جو عالم موت تک یا دوسری زندگی کے زمانہ تک آتے ہیں وہ سب چشمہ ربوبیت سے فیض یافتہ ہیں - پس ربوبیت الٰہی بوجہ اس کے کہ وہ تمام ارواح و اجسام و حیوانات و نباتات و جمادات وغیرہ پر مشتمل ہے فیضان اعم سے موسوم ہے کیونکہ ہر ایک موجود اس سے فیض پاتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہر ایک چیز وجود پذیر ہے - ہاں البتہ ربوبیت الٰہی اگرچہ [illegible] ہر ایک ظہور پذیر [illegible] ہے [illegible] حیثیت احسان کے سب سے زیادہ [illegible] انسان [illegible] ہے کیونکہ خدا تعالے کی تمام مخلوقات سے انسان فائدہ اوٹھا [illegible] انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ تمہارا خدا رب العالمین ہے تا انسان کی امید زیادہ ہو اور یقین کرے کہ ہمارے فائدہ کے لئے خدا تعالے کی قدرتیں وسیع ہیں اور طرح طرح کے عالم اسباب ظہور میں لا سکتا ہے - **دوسری خوبی** خدا تعالیٰ کی جو دوسرے درجہ کا احسان ہے جسکو فیضان عام سے موسوم کر سکتے ہیں رحمانیت ہے - جسکو سورہ فاتحہ میں الرحمن کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے - اور قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالے کا نام رحمن اس وجہ سے ہے کہ اوس نے ہر ایک جاندار کو جنمیں انسان بھی داخل ہے اسکے **مناسب حال** صورت اور سیرت بخشی یعنی جس طرز کی زندگی اوس کے لئے ارادہ کی گئی اُس زندگی کے مناسب حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ جسم اور اعضا کی حاجت تھی وہ سب اوسکو عطا کئے اور پھر اوسکی بقا کیلئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اوس کے لئے مہیا کیں - پرندوں کیلئے پرندوں کے مناسب حال - اور چرندوں کیلئے چرندوں کے مناسب حال - اور انسان کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزار برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی و ارضی کو پیدا کیا تا وہ ان چیزوں کے وجود کی محافظ ہو - پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالے کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں - بلکہ وہ رحمت محض ہے جسکی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی ہاں انسان کو خدا تعالے کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے - کیونکہ ہر ایک چیز اوسکی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے - اسلئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمان ہے - **تیسری خوبی** خدا تعالے کی جو تیسرے درجہ کا احسان ہے **رحیمیت** ہے جسکو سورہ فاتحہ میں الرحیم کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے - اور قرآن شریف کے رو سے خدا تعالے رحیم اوس حالت میں کہلاتا ہے جبکہ لوگوں کی دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ کو قبول فرما کر آفات اور بلاؤں اور تضییع اعمال سے اُنکو محفوظ رکھتا ہے - یہ احسان دوسرے لفظوں میں فیض خاص سے موسوم ہے اور صرف انسان کی نوع سے مخصوص ہے دوسری چیزوں کو خدا نے دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ کا ملکہ نہیں دیا مگر انسان کو دیا ہے انسان حیوان ناطق ہے اور اپنی نطق کے ساتھ بھی خدا تعالے کا فیض پا سکتا ہے - دوسری چیزوں کو نطق عطا نہیں ہوا - پس ہمکو سے ظاہر ہے کہ انسان کا دعا کرنا اوس کی انسانیت کا ایک خاصہ ہے جو اُسکی فطرت میں رکھا گیا ہے - اور جسطرح خدا تعالے کی صفات ربوبیت اور رحمانیت سے فیض حاصل ہوتا ہے اسی طرح صفت رحیمیت سے بھی ایک فیض حاصل ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ ربوبیت اور رحمانیت کی صفتیں دعا کو نہیں چاہتیں کیونکہ وہ دونوں صفات انسان سے خصوصیت نہیں رکھتیں اور تمام پرند چرند کو اپنے فیض سے مستفیض کر رہی ہیں بلکہ صفت ربوبیت تو تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اور اجرام ارضی و سماوی کو فیض رساں ہے اور کوئی چیز اوس کے فیض سے باہر نہیں - برخلاف صفت رحیمیت کے کہ وہ انسان کے لئے ایک خلعت خاصہ ہے اور اگر انسان ہو کر اوس صفت سے فائدہ نہ اوٹھاوے تو گویا ایسا انسان حیوانات بلکہ جمادات کے برابر ہے جبکہ خدا تعالے نے فیض رسانی کی چار صفت اپنی ذات میں رکھی ہیں اور رحیمیت کو جو انسان کی دعا کو چاہتی ہے خاص انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے - پس اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالے میں **ایک قسم کا وہ فیض ہے جو دعا کرنے سے وابستہ ہے** اور بغیر دعا کے کسی طرح مل نہیں سکتا یہ سنت اللہ اور قانون الٰہی ہے جس میں تخلف جائز نہیں - یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی اُمتوں کے لئے ہمیشہ دعا مانگتے رہے - توریت میں دیکھو کہ کتنی دفعہ بنی اسرائیل خدا تعالیٰ کو ناراض کر کے عذاب کے قریب پہونچ گئے اور پھر کیونکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور تضرع اور سجدہ سے وہ عذاب ٹلگیا حالانکہ بار بار وعدہ بھی ہوتا رہا کہ میں اون کو ہلاک کر دوں اب ان تمام واقعات سے ظاہر ہے کہ دعا محض لغو امر نہیں ہے اور نہ صرف ایسی عبادت جسپر کسی قسم کا فیض نازل نہیں ہوتا - یہ اون لوگوں کے خیال ہیں کہ جو خدا تعالے کا وہ قدر نہیں کرتے جو حق قدر کرنے کا ہے اور نہ خدا کی کلام کو نظر عمیق سے سوچتے ہیں اور نہ قانون قدرت پر نظر ڈالتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دعا پر ضرور فیض نازل ہوتا ہے - جو ہمیں نجات بخشتا ہے اسی کا نام **فیض رحیمیت** ہے جس سے انسان ترقی کرتا جاتا ہے اسی فیض سے انسان ولایت کے مقامات تک پہونچتا ہے - اور خدا تعالے پر ایسا یقین لاتا ہے کہ **گویا آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے** - مسئلہ شفاعت بھی صفت رحیمیت کی بنا پر ہے - خدا تعالیٰ کی رحیمیت نے ہی تقاضا کیا کہ اچھے آدمی بُرے آدمیوں کی شفاعت کریں -

چوتھا احسان خدا تعالے کا جو قسم چہارم کی خوبی ہے جسکو فیضان اخص سے موسوم کر سکتے ہیں مالکیت یوم الدین ہے جسکو سورہ فاتحہ میں فقرہ مالک یوم الدین میں [illegible] فرمایا ہے

ور اس مین اور صفت رحیمیت مین یہ فرق ہے کہ یمیت مین دعا اور عبادت کے ذریعہ ہی کامیابی استحقاق قایم ہوتا ہے - اور صفت مالکیت یوم الدین کے ذریعہ سے وہ ثمرہ عطا کیا جاتا ہے انکی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے ایک انسان گورنمنٹ کا ایک قانون یاد کرنے مین محنت اور جدوجہد کرکے امتحان دے اور پھر اوس مین پاس ہوجاوے - رحیمیت کے اثر سے کسی کامیابی کے استحقاق پیدا ہوجانا پاس ہوجانے سے مشابہ ہے، پھر وہ چیز یا وہ مرتبہ میسر آجانا جسکے لئے پاس ہوا تھا اس حالت سے مشابہ انسان کو فیض ملنے کی وہ حالت ہے جو پرتوہ صفت مالکیت یوم الدین سے حاصل ہوتی ہے - ان دونون صفتون رحیمیت اور مالکیت یوم الدین مین یہ فرق ہے کہ فیض رحیمیت خدا تعالےٰ کے رحم سے حاصل ہوتا ہے - اور فیض مالکیت یوم الدین خدا تعالےٰ کے فضل سے حاصل ہوتا ہے - اور مالکیت یوم الدین اگرچہ وسیع اور کامل طور پر عالم معاد مین متجلی ہوگی مگر اس عالم مین بھی اس عالم کے دائرہ کی موافق یہ چارون صفتین تجلی کر رہی ہین - ربوبیت عام طور پر ایک فیض کی بنا ڈالتی ہے اور رحمانیت اوس فیض کو جاندارون مین تھی طور پر دکھلاتی ہے اور رحیمیت ظاہر کرتی ہے کہ خط ممتد فیض کا انسان پر جاکر ختم ہوجاتا ہے - اور انسان وہ جانور ہے جو فیض کو نہ صرف حال سے بلکہ مونہہ سے مانگتا ہے اور مالکیت یوم الدین فیض کا آخری ثمرہ بخشی ہے - یہ چارون صفتین دنیا مین ہی کام کر رہی ہین مگر چونکہ دنیا کا دائرہ نہایت تنگ ہے اور نیز جہل اور بے خبری اور کم نظری انسان کے شامل حال ہے اسلئے یہ نہایت وسیع دائرے صفات صفات اربعہ کے اس عالم مین ایسے چھوٹے نظر آتے جیسے بڑے بڑے گولے ستارون کے دور سے صرف نقطے دکھائی دیتے ہین - لیکن عالم معاد مین پورا انظارہ ان صفات اربعہ کا ہوگا - اس لئے حقیقی اور کامل طور پر یوم الدین وہی ہوگا جو عالم معاد ہے - اُس عالم مین ہر ایک صفت ان صفات اربعہ مین سے دوہری طور پر اپنی شکل دکھائیگی یعنی ظاہری طور پر اور باطنی طور پر اس لئے اسوقت یہ چار صفتین آٹھ صفتین معلوم ہونگی - اسی کیطرف اشارہ ہے جو فرمایا گیا ہے کہ اس دنیا مین چار فرشتے خدا تعالےٰ کا عرش اُٹھا رہے ہین اور اُسدن آٹھ فرشتے خدا تعالےٰ کا عرش اُٹھائینگے - یہ استعارہ کے طور پر کلام ہے چونکہ خدا تعالےٰ کی ہر صفت کے استقبال ایک فرشتہ بھی پیدا کیا گیا ہے اس لئے چار صفات کے متعلق چار فرشتے بیان کئے گئے - اور جب آٹھ صفات کی تجلی ہوگی تو اُن صفات کے ساتھ آٹھ فرشتے ہونگے - اور چونکہ یہ صفات الوہیت کی ماہیت کو ایسا اپنے پر لئے ہوئے ہین کہ گویا اوسکو اوٹھا رہے ہین اسلئے استعارہ کے طور پر اٹھانے کا لفظ بولا گیا ہے ایسے استعارات لطیفہ خدا تعالےٰ کی کلام مین بہت ہین جنمین روحانیت کو جسمانی رنگ مین دکھایا گیا ہے غرض خدا تعالےٰ مین یہ چار صفات عظیمہ ہین جنپر ہر ایک مسلمان کو ایمان لانا چاہیئے اور جو شخص دعا کے ثمرات اور فیض سے انکار کرتا ہے گویا وہ بجائے چار صفتون کے صرف تین صفتون کو مانتا ہے -

اب واضح رہے کہ اللہ جلّ شانہ نے سورہ فاتحہ مین الحمد للّٰہ کے بعد ان صفات اربعہ کو چار چشمہ فیض قرار دیکر اس سورۃ کے مابعد کی آیتون مین بطور لف و نشر مرتب ہر ایک چشمہ سے فیض مانگنے کیطرف اشارہ فرمایا ہے - چنانچہ ظاہر ہے کہ فقرہ الحمد للّٰہ سے فقرہ مالک یوم الدّین تک پانچ جدا جدا امر ہین (۱) ایک الحمد للّٰہ (۲) دوسرے رب العالمین (۳) تیسرے الرحمٰن (۴) چوتھے الرحیم (۵) مالک یوم الدین - اور مابعد کے پانچ فقرے ان پانچون کے لحاظ سے بصورت لف و نشر مرتب انکے مقابل پر واقع ہین - جیسا کہ فقرہ ایّاک نعبد فقرہ الحمد للّٰہ کے مقابل پر ہے - جس سے یہ اشارہ ہے کہ عبادت کے لائق وہی ذات کامل الصفات ہے جسکا نام اللہ ہے اور فقرہ ایاک نستعین فقرہ ربّ العالمین کے مقابل پر واقع ہے جس سے یہ اشارہ مقصود ہے کہ سرچشمہ ربوبیت سے جو ایک نہایت عام سرچشمہ ہے ہم مدد طلب کرتے ہین کیونکہ بغیر خدا تعالےٰ کے فیض ربوبیت کے ظاہری یا باطنی طور پر نشو ونما پانا یا کوئی پاک تبدیلی حاصل کرنا اور روحانی پیدائش سے حصہ لینا امر محال ہے - اور فقرہ اھدنا الصراط المستقیم فقرہ الرّحمٰن کے مقابل پر واقع ہے اور اھدنا الصراط المستقیم کا ورد کرنے والا الرحمٰن کے چشمہ سے فیض طلب کرتا ہے کیونکہ ہدایت پانا کسی کا حق نہین ہے بلکہ محض رحمانیت الٰہی سے یہ دولت حاصل ہوتی ہے - اور فقرہ صراط الذین انعمت علیہم فقرہ الرّحیم کے مقابل پر واقع ہے اور صراط الذین انعمت علیہم کا ورد کرنیوالا چشمہ الرحیم سے فیض طلب کرتا ہے کیونکہ اوس کے یہ معنے ہین کہ اے دعاؤن کو رحم خاص سے قبول کرنیوالے اون رسولون اور صدیقون اور شہیدون کی راہ ہمین دکھلا جنہون نے دعا اور مجاہدات مین معروف ہوکر تجھ سے انواع واقسام کے معارف اور حقائق اور کشوف اور الہامات کا انعام پایا اور دائمی دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ سے معرفت تامہ تک پہونچ گئے - اور فقرہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقرہ مالک یوم الدّین کے مقابل پر واقع ہے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا ورد کرنیوالا چشمہ مالک یوم الدین سے فیض طلب کرتا ہے اور اسکے یہ معنے ہین کہ اے جزا و سزا کے دن کے مالک ہمین اس سزا سے بچا کہ ہم دنیا مین یہودیون کی طرح طاعون وغیرہ بلاؤن مین تیرے غضب کی وجہ سے مبتلا ہون یا نصاریٰ کیطرح نجات کی راہ گم کرکے آخرت مین عذاب کے مستحق ہون - اس آیت مین نصاریٰ کا نام ضالین اسلئے رکھا ہے کہ دنیا مین اونپر کوئی غضب الٰہی کا عذاب نازل نہین ہوا صرف وہ لوگ اُخروی نجات کی راہ گم کر بیٹھے ہین اور آخرت مین قابل مواخذہ ہین - مگر یہود کا نام مغضوب علیہم اسواسطے رکھا ہے کہ یہود پر دنیا مین ہی شامت اعمال سے بڑے بڑے عذاب نازل ہوئے ہین - منجملہ اون کے عذاب طاعون ہے چونکہ یہود نے خدا تعالےٰ کے پاک نبیون اور راستباز بندون کی صرف تکذیب نہین کی بلکہ بہتون کو اُنمین سے قتل کیا یا قتل کا ارادہ کیا اور بدزبانی سے بھی بہت تکلیفین پہنچاتے رہے اسلئے غیرت الٰہی نے بعض اوقات جوش مین آکر انکو طرح طرح کے عذابون مین مبتلا کیا - بسا اوقات ہزارون یہودی طاعون کے عذاب سے مارے گئے اور کئی دفعہ ہزارون اُنمین سے قتل کئے گئے اور یا اسیر ہوکر دوسرے ملکون مین نکالے گئے - غرض وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ہمیشہ مغضوب علیہم رہے - چونکہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ یہ ایک ٹھرّی قوم ہے اسلئے توریت مین اکثر دنیا کے عذابون سے انکو ڈرایا گیا تھا - غرض انپر ہولناک طور پر خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا رہا کیونکہ وہ لوگ خدا تعالےٰ کے نیک بندون کو ہاتھ اور زبان سے دکھ دیتے تھے اسی وجہ سے دنیا مین ہی اُنپر غضب بھڑکا تا وہ اون لوگون کے لئے نمونہ عبرت ہون کہ جو آئندہ کسی زمانہ مین خدا کے مامورون اور راستباز بندون کو عمداً دکھ دین اور انکو ستاوین اور اون کے قتل کرنے یا یا ذلیل کرنے کے لئے بد ارادے دلمین رکھین - سو اس دعا کے سکھلانے مین درپردہ اسبات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ تم یہودیون کے خلق اور خو سے باز رہو اور اگر کوئی مامور من اللہ تم مین پیدا ہو تو یہودیونکی طرح اسکی ایذا اور توہین اور تکفیر مین جلدی نکرو ایسا نہو کہ تم سچے کو جھوٹا ٹھہرا کر اور ہر طرح طرح کے دکھ اُسکو دیکر اور بدزبانی سے اوسکی آبروریزی کرکے یہودیونکی طرح مورد غضب الٰہی ہوجاؤ لیکن افسوس کہ اس امت کے لوگ بھی ہمیشہ ٹھوکر کہاتے رہے اور انھون نے بدقسمت یہودیونکی قصون سے کوئی عبرت حاصل نہین کی - یہ کیسی عبرت پکڑنے کی بات تھی کہ یہودیونکو ایلیا نبی کے واپس آنیکا وعدہ دیا گیا تھا اور لکھا گیا تھا کہ جبتک ایلیا نہ آوے مسیح نہین آئیگا - لیکن یہود نے کتب مقدسہ کے نصوص کے ظاہر معنے پر زور دیکر یہ عقیدہ اجماعی قایم کیا اور حقیقت ایلیا نبی کا ہی دوبارہ دنیا مین آنا ضروری ہے - اسی عقیدہ کی رو سے وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو قبول نکر سکے اور یہ حجت پیش کی کہ ایلیا ابتک وعدہ کے موافق دوبارہ دنیا مین نہین آیا پھر مسیح کیسے آگیا - اس ظاہر پرستی سے وہ بڑی مصیبت مین پڑے اور درحقیقت اونکی تمام بدبختی کی یہی جڑھ تھی کہ انھون نے کتاب مقدس کے ایک استعارہ کو حقیقت پر حمل کیا اور انکے تمام علماء کا اسپر اتفاق ہوگیا کہ مسیح نبی اللہ سے پہلے ایلیا کا دوبارہ دنیا مین آنا ضروری ہے اور اس تاویل پر انھون نے ٹھٹھا کیا کہ ایلیا سے مراد یوحنا یعنے یحییٰ نبی ہے جو اپنے اندر ایلیا کی خو اور طبیعت رکھتا ہے - اور کہا کہ اگر یہ مطلب تھا کہ ایلیا نبی دنیا مین واپس نہین آئیگا بلکہ اوسکا مثیل آئیگا تو خدا نے پیشگوئی مین یون کیون نہ فرمایا کہ مسیح سے پہلے ایلیا کا مثیل آئیگا* - غرض اس طرح پر اُنکے دل سخت ہوگئے اور ایک راستباز کو کذاب اور کافر اور ملحد قرار دیا - اسی شامت سے وہ غضب الٰہی کے مورد ہوکر سخت سخت عذابون مین مبتلا ہوئے - اسلام مین بھی یہودی صفت لوگون نے یہی طریق اختیار کیا اور اپنی غلط فہمی پر اصرار کرکے ہر ایک زمانہ مین خدا کے مقدس لوگونکو تکلیفین دین - دیکھو کیسے امام حسین رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ہزارون نادان یزید کے ساتھ ہوگئے اور اوس امام معصوم کو ہاتھ اور زبان سے دکھ دیا آخر بجز قتل کے راضی نہ ہوئے اور پھر وقتاً فوقتاً ہمیشہ اس امت کے امامون اور راستبازون اور مجددونکو ستاتے رہے اور کافر اور بے دین اور زندیق نام رکھتے رہے - ہزارون صادق انکے ہاتھ سے ستائے گئے اور نصرف یہ کہ اُنکا نام کافر رکھا بلکہ جہانتک بس چل سکا قتل کرنے اور ذلیل کرنے اور قید کرانے سے فرق نہین کیا - یہانتک کہ اب ہمارا زمانہ پہونچا اور تیرھوین صدی مین جابجا خود وہ لوگ یہ وعظ کرتے تھے کہ چودھوین صدی مین امام مہدی یا مسیح موعود آئیگا - اور کم سے کم یہ کہ ایک بڑا مجدد پیدا ہوگا - لیکن جب چودھوین صدی کے سر پر وہ مجدد پیدا ہوا اور نصرف خدا تعالےٰ کے الہام نے اوسکا نام مسیح موعود رکھا بلکہ زمانہ کے فتن موجودہ نے بھی بہ زبان حال یہی فتویٰ دیا کہ اوسکا نام مسیح موعود چاہیئے تو اوسکی سخت تکذیب کی اور جہانتک ممکن تھا اُسکو ایذا دی اور طرح طرح کے حیلون اور مکرون سے اُسکو ذلیل اور نابود کرنا چاہا - اور اگر خدا تعالیٰ کے فضل سے گورنمنٹ برطانیہ کی اس ملک ہندمین سلطنت نہوتی تو مدت سے مجھکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے معدوم کردیتے -

* نوٹ: - یہ سب باتین اس کتاب مین لکھی ہین جو ایک یہودی فاضل نے تالیف کی ہے جو میرے پاس موجود ہے - منہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

میرٹھ کی جماعت نے باقاعدہ انجمن احمدیہ قایم کرلی ہے جوایک عرصہ سے باضابطہ کام کرتی ہے سلسلہ عالیہ کی اشاعت مین سرگرم ہے مجھے مولوی عبدالرحیم صاحب فنانشل سکرٹری انجمن مذکور اطلاع دیتے ہین کہ انہون نے انوپہست ۲ الدعوت وغیرہ اشتہار سہ ہزار طبع کرا کے شایع کئے ہین۔ اگر کوئی احمدی جماعت بغرض اشاعت منگوانا چاہے تو صرف ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتی ہے۔

بنگہ ضلع جالندہر کی جماعت مین میان رحمت اللہ صاحب کو اللہ تعالے نے ایک خاص جوش تبلیغ کا عطا کیا ہے اونہون نے سلسلہ عالیہ کی آنیوالی ضرورتون کیلئے اپنی تجویز پر مناسب چندہ کا انتظام کیا ہے غالبا بنگہ کی جماعت اس امر مین اپنی نظر آپ ہوگی۔ اس جماعت نے یہ تجویز کی ہے کہ ہر وقت ایک مناسب رقم چندہ کی جمع رہے تاکہ جسوقت قادیان سے کسی وقتی ضرورت کی اطلاع ملے فوراً مناسب چندہ بھیجدیا جاوے۔

ایسا ہی اس جماعت نے یہ بھی انتظام کیا ہے کہ اپنے اپنے گھرون مین آٹے کے مٹکے رکہدئے ہین تاکہ ہر روز [illegible] کچہہ نہ کچہہ آٹا ڈالدیا جاوے اسطرح ہر ہفتہ دار ایک اچھی رقم جمع ہوجاتی ہے خدا تعالے ہماری جماعتون کو ایسے نیک کامون کی توفیق دے آمین۔ بظاہر ایک آٹے کی چٹکی بے حقیقت شے نظر آئیگی لیکن مین یقیناً جانتا ہون کہ آج یہ آٹے کی چٹکیان بہی وہی درجہ رکہتی ہین جو کسی زمانے مین نہین نہین رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ مین مٹہی بھر جو رکہتے تہے جسطرح پہر ایک زمانہ آیا کہ احد پہاڑ کے برابر سونا بے حقیقت ہوگیا ایسا ہی ایک زمانہ آنیوالا ہے جب یہ چٹکیان لاکہون روپیہ سے بڑہ کر قدر رکہنے والی ثابت ہونگی۔

بریلی سے ایک چہپا ہوا اشتہار میرے پاس آیا ہے جسکو پڑہ کر بدن کے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین۔ یہ اشتہار سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفون نے دیا ہے اس اشتہار کے چند فقرے مین الحکم کے ناظرین کو اسطرف توجہ دلانے کے لئے درج کرتا ہون کہ وہ وہان کے دوچار غریب احمدیون کے لئے نہایت درد دل سے دعا کرین۔

اس اشتہار مین لکہا ہے کہ ان لوگون سے میل جول رکہنا انکے ساتہہ کہانا پینا انکے پاس اٹہنا بیٹہنا انکو سلام کرنا انکی موت وحیات مین [illegible] ہونا [illegible] مین شریک ہونا [illegible] [illegible] [illegible] امیرالمد کی اطاعت اتر گئی کلمہ اللہ ہو کرنا [illegible] کرنا [illegible] [illegible] خدا [illegible] عذاب نار [illegible] [illegible] [illegible] اسلام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چاہیئے تو ان [illegible] [illegible] [illegible]

اس اشتہار کے ذریعہ جسقدر گندا اور تکلیف احمدیون کو بریلی مین پہونچانے کا ارادہ اور منصوبہ کیا گیا ہے وہ صاف ظاہر ہے [illegible] [illegible] روکا گیا ہے۔ اللہ تعالٰی ان لوگون کے حال پر رحم فرماوے۔ ایسے ہی سنگدل لوگ تہے جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی جماعت کو دکہہ دئے [illegible] [illegible] احمدیو کو حضرت اقدس کا یہ شعر سنا دیتا ہون

ملحد و کافر و دجال ہمین کہتے ہین
نام کیا کیا غم ملت مین رکہایا ہمنے

وہ ان باتون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اللہ تعالے کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بلکہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کفار [illegible] [illegible] کی اطرف [illegible] [illegible] [illegible] اطلاع [illegible] [illegible] کافی ہے [illegible] [illegible] [illegible] ہدایت کرے اور استقامت [illegible] [illegible] [illegible] کرے بلکہ [illegible] [illegible] [illegible]

کچہہ تو شملہ مین ہمکو سنبہال [illegible] [illegible] مبارک

ولادت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نسپکٹر آبکاری میرٹہہ [illegible] [illegible] [illegible] بیٹا پیدا ہوا اللہ تعالٰی اس مولود مسعود کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے مبارک کرے وہ اپنے باپ کی طرح اسلام کی حمایت اور نصرت کا جوش رکہنے والا ہو اور سچے مسلمان کا کامل نمونہ ہو بالآخر اللہ تعالے خدمت دین مین اسکی عمر دراز کرے اور ہم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صدق دل سے اپنے مکرم بہائی کو اس مبارک تقریب پر مبارکباد دیتا ہون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب فنانشل سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹہہ نے جنکو خاص خصوصیت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس تقریب سعید پر قابل تقلید اظہار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے کہ انہون نے اپنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو الحکم دینا منظور کیا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دعوت دیگئی۔

سلسلہ عالیہ ممالک غیر مین

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اسی کے وعدہ کے موافق کہ مین تیری تبلیغ کو زمین کے کنارون تک پہونچاؤنگا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ ممالک غیر مین ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ [illegible] [illegible] اور جن [illegible] ہوتا ہے کہ وہ لوگ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک علیم الشان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک لیڈی نے حال مین دو خط لکہے ہین جو میرے عزیز ہمعصر بدر نے ترجمہ کرکے چہاپ دئے ہین اس لحاظ سے کہ ان خطوط سے میرے ناظرین بہی لطف اٹہاوین مین انہین ذیل مین درج کئے دیتا ہون۔ ایڈیٹر

جناب مرزا غلام احمد صاحب۔ جب پہلے پہلے آپکی بابت [illegible] [illegible] [illegible] لکہا کا شوق ہوا لیکن یہ مجھے کچہہ سوجہتا نہ تہا کہ [illegible] [illegible] جیسے کو کیا بات کہہ لکہ مینے آپ کی تعلیمات کا کچہہ حصہ ریویو آف ریلیجنز کے پرچون مین پڑہا ہے جو مجھے [illegible] قادیان سے باقاعدہ بہیجے جاتے ہین۔ مین خوش ہون کہ خدا کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے یعنی وہ پاک مذہب [illegible] [illegible] [illegible] علیہ السلام اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible] [illegible] موجودہ وقتون کے مذاہب اون سچائیون [illegible] [illegible] ہین۔ جو پہلے دی گئی تہین۔ مگر معلوم ہوتا ہے اب وہ وقت آگیا ہے جسکی بابت خدا نے کہا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لانے کے لئے اٹہونگا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آئی ہے مذہبی دنیا [illegible] [illegible] ملکی دنیا بہی۔ مجھے یہ پڑہکر خوشی ہوئی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اکثر تعجب کیا [illegible] کہ تلوار حقیقی مذہب کو کیونکر قایم رکہہ سکتی ہے سکین [illegible] [illegible] اپنی جان کی حفاظت کرنے کیواسطے گا ہے گاہے اسکی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے بہات سے خوشی حاصل ہوئی [illegible] [illegible] انگریزی مین رہتے ہین۔ جہان اپنے مافی الضمیر کے انکشاف کی اجازت ہے نہ مذہبی [illegible] کے واسطے کسی قسم کا تشدد اور تکلیف نہین ہے۔ [illegible] [illegible] امریکہ مین اٹہارہ سال گذرے ہین اور ۱۸۹۳ء مین شکاگو کے ورلڈ فیر (تمام دنیا کا میلہ) کے وقت مذہب کی پارلیمنٹ مین۔ مین موجود تہی ظاہر ہے کہ صحیح مسلمان کا وہان ذکر ہوا تہا۔ مگر مجھے معلوم نہین کہ آیا آپ کی جماعت کے لوگ بہی وہان تہے یا نہین۔ لیکن اسبات کا خیال ضروری نہین۔ کیونکہ آپ کئی سال سے اپنے کام مین لگے ہوئے ہین۔ چنانچہ مینے اوس بات کی نسبت پڑہا ہے جسکی بابت آپ نے پچیس سال پہلے پیشگوئی کی تہی مین ان عمدہ باتون کو جو ریویو آف ریلیجنز مین ہوتی ہین پڑہکر محظوظ ہوئی ہون اور مجھے امید ہے کہ آپ اپنے کام مین جس سے میری مراد اس زمانہ کی سچائی اور علامات کا اظہار کرنا ہے کامیاب ہوجائینگے۔

خدا کے کام مین آپ کی خادم

ایس اے۔ ر ج۔ دے۔ مانچسٹر انگلینڈ

جناب مرزا محمد علی صاحب۔ آج صبح مجھے آپکا نوازشنامہ پہونچا مین اسے پڑہکر خوش ہوئی ہون۔ اور ریویو آف ریلیجنز کیلئے مین آپکا شکریہ ادا کرتی ہون۔ کیونکہ وہ مجھے اسوقت سے بالالتزام پہونچ رہا ہے جبکہ آپ نے مجھے مہربانی کرکے پہلا پرچہ ارسال کیا تہا۔ پرچہ مارچ کو پہونچے ہوئے تین ہفتے گذر گئے ہین مین بڑا تعجب کرتی تہی کہ آپکا اس خوفناک زلزلہ مین کیا حال ہوا ہوگا کیونکہ مینے اخبار مین پڑہا تہا۔ کہ لاہور کو سخت گزند پہونچا ہے مینے ریویو آف ریلیجنز مین پڑہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے پچہلے سال پیشگوئی کی تہی کہ ملک پر ایک آفت آنیوالی ہے ایک یا دو دن گذرے مین آپکو لکہنا شروع کیا تہا۔ مجہہ مین ریویو آف ریلیجنز کے پڑہنے کا مذاق پیدا ہوگیا۔ کیونکہ اسمین مجھے نئی باتین معلوم ہوئی ہین جن سے مین خوش ہوئی ہون۔ مجھے مولوی عبداللطیف صاحب کی خطرناک موت کا حال پڑہکر افسوس ہوا۔ کیونکہ وہ اسواسطے قتل کیا گیا ہے کہ جہاد کے پہیلانے پر ایمان نہین رکہتا تہا۔ اور غازی مہدی کا قایل نہ تہا مجھے اسبات کے پڑہنے سے بہت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کہ وہان دو لاکہہ آدمی ایسے ہین۔ جنکا ایمان ہے کہ جہاد اور غازی مہدی کے عقاید اسلامی عقاید نہین مین۔ مینے مارچ کے پرچہ مین ان باتون کی بابت پڑہا تہا۔ مجھے یہ پوچہنے کی اجازت دین کہ آیا وہ گورنمنٹ جس کی بابت آپنے ذکر کیا ہے۔ انگریزون کی گورنمنٹ ہے یا اور کوئی مجھے اسبات سے خوشی ہے کہ مصلح انگریزی حکومت کے ماتحت رہتے ہین جہان اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی اجازت ہے۔ آپ کہتے ہین کہ ساواتہ کے مریدون نے غلط راہ اختیار کی ہے مین جاننا چاہتی ہون۔ کہ کسطرح اور کہان؟ مینے دعا کی ہے کہ مجھے سچا راہ دکہادیا جاوے یعنی خدا کی سچائی خواہ کسی ذریعہ سے حاصل ہو اور مجھے ایک امر کے بعد دوسرا امر سمجہایا جاتا ہے۔ بہاؤاللہ کے مرید بہی جہاد کے قایل نہین اور نہ ہی وہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکہتے ہین کیونکہ اونکی تعلیم ہے کہ تمام قومون کے ساتہہ صلح رکہی جاوے جیساکہ بہاؤاللہ نے کیمبرج انگلستان کے پروفیسر براون کے ہمراہ ایک عام جلسہ مین کہا تہا اسکے مریدون مین کئی اپنے عقاید کی وجہ سے بے رحمی سے شہید کئے گئے ہین اور کئی اب تک قید خانون مین ہین۔ مین مرزا غلام احمد صاحب کو خوشی سے خط لکہونگی۔ چونکہ آپ لکہتے ہین کہ میرے خط کا ترجمہ انہین سنایا جاویگا۔ اور جواب اون کے حسب ہدایت دیا جاوے گا میرا یقین ہے کہ وہ اچہے آدمی ہین۔ اور انکے دعاوی مین صاف ہین کیا مین مفصلہ ذیل باتین پوچہہ سکتی ہون۔

اوّل یہ کہ کیا وہ ہندوستان کے رہنے والے ہین۔ اور کیا وہ عربی بولتے ہین۔ دوم یہ کہ کیا وہ فقرے جو آپکے رسالہ مین یا آپ کے خط کے عنوان پر ہوتے ہین عربی زبان مین ہوتے ہین۔ مین دیکہتی ہون کہ آپ عیسائیون کی تاریخ اور سال کو ستعمال کرتے ہین [illegible] [illegible] [illegible] جنکی بابت مین لکہنا چاہتی ہون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لکہنا نہین چاہئے [illegible] [illegible] [illegible] وقت آگیا ہے [illegible]

قومی ضروریات اور قومی کالم

ہماری شادیاں کیسے ہوں؟

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں ایک شادی کی تقریب پر مجھے اس تقریب کی اصلاح کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت پڑی تھی۔ اس مضمون کو پڑھکر شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور سے منشی غلام محمد بہلوری احمدی مجھے اطلاع دیتے ہیں کہ میں ذیل کا اشتہار الحکم میں چھاپ دوں۔

"احمدی جماعت کے ایک قریشی النسب شخص جو نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے اپنی جوان دخوانندہ لڑکی کا رشتہ کسی اعلیٰ نسب کے احمدی سے کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت میں اپنا نام مع ولدیت وسکونت وکاروبار و جائیداد وغیرہ کا حوالہ دیا جاوے اور اگر انہیں کوئی بیماری ہو۔ تو اس کا اخفا نہ کیا جاوے اگر پہلی بیوی ہو اور اس سے کوئی اولاد ہو تو اسکا بھی حوالہ دیا جاوے۔ خط کتابت منشی غلام محمد صاحب بہلوری شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور کی معرفت ہو"

یہ اشتہار کیا ہے خود ایک تحریک ہے اور میں غنیمت سمجھتا ہوں کہ میری تحریک کا جو ساتھ کا اثر شروع ہوا ہے اور اگر اس مضمون پر تمام اثر [illegible] ہوتی ہے تو [illegible] اخلاقی جرأت پیدا ہو کر دوسری [illegible] بھی اس [illegible] ہیں اپنے محترم اور [illegible] [illegible] ہوں [illegible] [illegible] لڑکے کا [illegible] اپنے مخدوم اور احباب [illegible] [illegible] دیں جو اپنی لڑکیوں کی طرح ہماری لڑکیوں کے لئے اپنی سمجھ اور خداداد فراست سے موزون شوہر تجویز کر سکتے ہیں۔ جو بات ان رشتوں اور ناطوں سے میں پیدا کرنی چاہتا ہوں جو دراصل حضرت حجۃ الاسلام امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے جس سے آگاہ کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں وہ تو یہ ہے کہ ہمارے رشتوں ناطوں میں وہ پابندیاں جو بالآخر وبال جان ہو جاتی ہیں اٹھ جاویں اور ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرح نہایت سہولت اور آسانی کے ساتھ ان تمدنی ضروریات سے فارغ ہو جائیں۔

میرا اس سے یہ منشاء نہیں ہے کہ اندھا دھند ناطے رشتے ہونے جاویں ضروری امور جو قابل لحاظ ہیں انکو چھوڑنا کسی صورت میں مناسب و موزون نہیں [illegible] نہیں ہونا چاہیے کہ اصل مقصد بھی اس میں بلکہ کی تفتیش اور تلاش میں [illegible] ہے حضرت حکیم الامت نے بارہا نکاح کے خطبوں میں فرمایا ہے کہ بعض شادی کے اغراض مختلف کہتے ہیں کسی کی غرض محض حسن وجمال ہوتا ہے اور کسی کی غرض محض اعلیٰ خاندان کی لڑکی لینا اور کوئی کسی کے مال و دولت پر مرمٹا ہوتا ہے۔ لیکن ایک سچا مسلمان کسی حالت میں ان باتوں کو مقصود بالذات قرار نہیں دیتا اس کی غرض محض حفاظت تقوی ہوتی ہے وہ تقوے کے لئے شادی کرتا ہے۔ (حقیقت میں تقوی اللہ بجائے خود ایک ایسی خوبی ہے کہ اسکے ساتھ دوسرا کوئی وصف مقابلہ کرسکتا ہی نہیں۔ ایک دولتمند ممکن ہے شادی کے بعد مفلس ہو جاوے اور ایسا ہی دوسرے بعض امور جو ملحوظ خاطر رکھے گئے تھے انکا جاتا رہنا ممکن ہے لیکن اگر تقوی ملحوظ ہو تو ناممکن ہے کہ کسی قسم کی تکلیف ہو۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ وہ حلقہ تکالیف سے نکل جائیگا نہیں اگر اسپر تکالیف آئیں بھی تو اللہ تعالیٰ ان تکالیف کو بھی اسکے لئے اسباب راحت میں سے بنا دیگا کونسی خوبی اور بھلائی ہے جو متقی کو مل نہیں سکتی۔ اگر اتنے درجہ کی تکریم کا خیال ہو تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک متقی سے بڑھکر کوئی معزز نہیں پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور مکرم ہو ناممکن ہے کہ دنیا پر اسکی قبولیت اور تکریم نہ ہو متقی کو رزق من حیث لا یحتسب ہو سکتا ہے دشمن اسکے ہلاک ہو جاتے ہیں پھر کیوں ہم متقی کو تلاش نہ کریں۔ اور باقی قیدوں کو شرائط میں داخل نہ کریں ہاں اگر وہ [illegible] بھی ہوں تو نور علی نور [illegible] [illegible] متقی سے بڑھ کر [illegible] [illegible] ہو سکتی ہے اور ہم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کریں۔ جب اپنی رشتی کوئی مرضی اور مشورہ [illegible] ہو۔ اگر اپنی ہی مرضی کو کرنا ہے تو پھر اشتہار کافی ہے لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ [illegible] [illegible] سابق [illegible] اور [illegible] نمونہ لے تھے اس [illegible] ہوں تاکہ ہماری قوم میں پھر وہ روح پیدا ہو جاوے جو کامیابی اور فلاح کی روح ہے۔ بہرحال [illegible] بطور فرض کے سمجھ لیا جاوے کہ احمدیوں کے ناطے رشتے احمدیوں ہی میں ہوں مجھے پہلے کسی قدر وہم ہو چلا تھا کہ شیخ غلام احمد اور میاں رحمت اللہ صاحب کے لئے جو تحریک کی گئی تھی اور اسکا کوئی اثر نہیں ہوا تو اسکی وجہ یہ ہوئی کہ چونکہ شیخ صاحب شیر فروشی کرتے ہیں اور ایسا ہی میاں رحمت اللہ صاحب سبزی فروشی۔ لیکن اب [illegible] معلوم ہوا ہے کہ یہ وجہ نہیں ہے بلکہ محض سستی اور عدم توجہ ہے کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب کے متعلق بھی کوئی درخواست نہیں آئی حالانکہ وہ [illegible] [illegible] ایک معزز عہدہ دار اور ایک معزز راجپوت خاندان کے اکلوتے وارث اور ایک سو بیگھہ زمین اراضی کے مالک ہیں۔

اصل یہ ہے کہ لوگ غالباً اخبار کے ذریعہ یا بذریعہ خط وکتابت شادی بیاہ رشتہ ناطہ کرنا نامناسب سمجھتے ہیں جو اور بھی غلطی ہے باہم تعارف کیلئے یہہ ایک اچھا ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ کو جسقدر ہو سکے وسعت دی جاوے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ناظرین ان باتوں کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں گے۔ بلکہ عملی طور پر اسکو مفید ثابت کرینگے یہہ خیال کرکے میں اس ہفتہ سے الحکم میں ہمیشہ نکاح کے متعلق اشتہارات دیتا رہونگا۔ اور یہہ اشتہار ہمیشہ مفت چھاپے جاوینگے۔

نکاح کی ضرورت

۱۔ شیخ غلام [illegible] صاحب ایک معزز کھتری خاندان سے ہیں عرصے نومسلم ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہنا ضروری سمجھتے ہیں اپنی غرض کو پورا کرنے کے لئے شیر فروشی کرتے ہیں اور اس حلال طیب روزی سے اسائیش کے ساتھ بسراوقات کرتے ہیں۔ جہانتک میرا علم ہے وہ ایک صالح اور دیندار بھائی ہیں مزید حالات تسلی کے لئے حکیم الامۃ سے دریافت ہو سکتے ہیں۔ وہ اپنی شادی کے لئے کوئی قید بجز اسکے پیش نہیں کرتے کہ نیک بخت ماں باپ کی لڑکی ہو۔ اور احمدی ہو۔ قطع نظر اسکے کہ امیر ہو یا غریب کسی خاندان اور قوم کی ہو۔

۲۔ میاں رحمت اللہ صاحب احمدی [illegible] ضلع جالندھر میں سبزی فروشی کرتے ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک سرگرم ممبر ہیں [illegible] سلسلہ کا خاص جوش اور [illegible] ہے اور ایک [illegible] آدمی ہیں لاہور میں اور انہیں ایک گھوڑا اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شہر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] معقول [illegible] ہیں اور جہانتک میرا ذاتی علم ہے وہ بڑے ہی مخلص اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سکتے ہیں لیکن وہ احمدیوں میں ہی کرنا چاہتے ہیں [illegible] [illegible] سال سے زیادہ نہیں ہے۔

۳۔ ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب بھی راجپوت قوم سے ہیں۔ معزز عہدہ پر ریاست [illegible] ملازم ہیں پہلی بیوی کے مسلوب ہونے کی وجہ سے دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں اپنی قوم اور خاندان میں انہیں بھی کئی رشتے مل سکتے ہیں مگر وہ بھی احمدیوں ہی کو ترجیح دیتے ہیں انکے متعلق اگر کسی قسم کی خط وکتابت کرنا ہو تو خود صاحب مذکور سے یا ایڈیٹر الحکم سے کیجاوے۔

میں امید کرتا ہوں کہ چودہری غلام احمد صاحب تحصیلدار [illegible] اور میر حامد شاہ صاحب اور چودہری مولا بخش صاحب [illegible] میں اور میاں نبی بخش نمبردار [illegible] خاص طور پر ان معاملات میں سعی کرینگے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیگا۔ (باقی پھر)

شیرازہ قوم

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان پر میں نے جو کچھہ شایع کیا ہے اسکے متعلق ابھی تک مفصلات سے مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اور اس لئے میں اس ہفتہ اسپر کچھہ لکھنا نہیں چاہتا بجز اس کے کہ حضرت حکیم الامۃ کی رائے کو یہاں درج کرکے اسپر مختصر سا ریمارک کر دوں۔

حضرت حکیم الامۃ کے حضور میں نے اس مضمون کا مسودہ پیش کیا تھا آپ نے اسے نہایت غور سے پڑھا اور اپنے قلم سے اسپر مندرجہ ذیل رائے لکھدی۔

"میں اس آگہی کو بہت ہی ضروری یقین کرتا ہوں گو میرا دل ہرگز یہہ نہیں چاہتا کہ ہماری قوم محدود ہو۔ ہم ابراہیم کی اولاد ہوں جو گنی نہیں جا سکتی۔ مگر سردست اس آگہی کی ضرورت ہے اور وہ ضرورت انشاء اللہ تعالے بعد کو ظاہر کیجاوے گی۔ نورالدین"

یہہ رائے زرین آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے حکیم الامۃ کی اعلےٰ آرزو جو جماعت کی ترقی کے متعلق انہوں نے ظاہر کی ہے انشاء اللہ عملی رنگ میں بالآخر ایسی ہی ثابت ہوگی اور قوم لاانتہا اور غیر محدود ہوگی۔

حکیم الامۃ نے اس آگہی اور واقفیت کو جو اس فردین کے ذریعہ [illegible] بہم پہنچانی چاہتا ہوں ضروری قرار دیا ہے اور حقیقت میں یہہ بہت ہی ضروری ہے کیونکہ بعض اوقات اشتہارات کی اشاعت کرنی ہوتی ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ فلاں جگہ کون شخص ہے اور کبھی ضروری اور قومی چندوں کی ضرورت ہوتی ہے اور اکثر افراد ملت کو اس تحریک سے اطلاع ہی نہیں ہوتی اور عدم اطلاع سے یہی نہیں کہ وہ بیچارے شمولیت کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں بلکہ ان قومی ضروریات کے لئے بھی بعض اوقات کسی قدر دیر ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے مقاصد اور مطالب پیش نظر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار رہبر طبیعت کی اصلاح اور تکمیل کیلئے حکم دیتے ہیں اور تاکید فرماتے ہیں پس جو لوگ مجھے اس کام میں مدد دینگے وہ شیرازہ قوم کو مضبوط کرنے والے ہی نہ ہونگے بلکہ مفت میں بہت سے ثوابوں اور نیکیوں کے مستحق ہونگے۔ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مبایعین کے ناموں کو یکجا اور مکمل طور پر لکھے جانے کے کسقدر آرزومند ہیں یہہ اندازہ مندرجہ ذیل سطور سے ہو سکتا ہے۔ جو حضور نے [illegible]

"واضح ہو کہ باتقاء رب کریم وجلیل ہمارا ارادہ ہے کہ مسلمانوں کو انواع واقسام کے اختلافات اور غل اور حقد اور نزاع اور فساد اور کینہ اور بغض سے جس نے انکو بے برکت و نکما و کمزور کر دیا ہے۔ نجات دیکر فاصبحتم [illegible]

بنعمتہ اخواناً کا مصداق بنا دے) مجھے علم ہوا کہ بعض نہایت مفید منافع بیعت کے جو آپ لوگوں کے لئے مقدر ہیں اس انتظام پر موقوف ہیں کہ آپ سب صاحبوں کے اسماء مبارکہ ایک کتاب میں بقید ولدیت وسکونت مستقل و عارضی اور کسیقدر کیفیت کے (اگر ممکن ہو) اندراج پاویں اور پھر جب وہ اسماء مندرجہ کسی تعداد موزون تک پہونچ جائیں تو ان سب ناموں کی ایک فہرست تیار کر کے اور چھپوا کر ایک ایک کاپی اسکی تمام بیعت کرنیوالوں کی خدمت میں بھیجی جاوے اور پھر جب دوسرے وقت میں نئی بیعت کرنیوالوں کا ایک معتدبہ گروہ ہو جاوے تو ایسا ہی ان کے اسماء کی بھی فہرست تیار کر کے تمام مبایعین یعنے داخلین بیعت میں شائع کی جائے اور ایسا ہی ہوتا رہے جبتک ارادہ الٰہی اپنے اندازہ مقدرہ تک پہونچ جائے یہ انتظام جسکی ذریعہ سے راستبازوں کا گروہ کثیر ایک ہی سلک میں منسلک ہو کر وحدت مجموعی کے پیرائے میں خلق اللہ پر جلوہ نما ہوگا اور اپنی سچائی کے مختلف المخرج شعاعوں کو ایک ہی خط ممتد میں ظاہر کریگا خداوند عزوجل کو بہت پسند آیا ہے مگر چونکہ یہ کارروائی بجز اس کے باسانی وصحت انجام پذیر نہیں ہو سکتی کہ خود مبایعین اپنے ہاتھ سے خوشخط قلم سے لکھکر اپنا تمام پتہ ونشان بتفصیل مندرجہ بالا بھیجدیں اسلئے ہر ایک صاحب کو جو صدق دل اور خلوص تام سے بیعت کرنیکے لئے مستعد ہیں تکلیف دیجاتی ہے کہ وہ بتحریر خاص اپنی پورے پورے نام وولدیت وسکونت مستقل وعارضی وغیرہ سے اطلاع بخشیں یا اپنے حاضر ہونے کے وقت یہ تمام امور درج کرا دیں اور ظاہر ہے کہ ایسی کتاب کا مرتب وشائع ہونا جس میں تمام بیعت کرنیوالوں کے نام ومع پتہ ونشان درج ہوں انشاء اللہ القدیر بہت سی خیروبرکت کا موجب ہوگا از انجملہ ایک بڑی عظیم الشان بات یہ ہے کہ اس ذریعہ سے بیعت کرنیوالوں کا بہت جلد باہم تعارف ہو جائیگا اور باہم خط وکتابت کرنے اور افادہ واستفادہ کے وسائل نکل آئینگے اور غائبانہ ایک دوسرے کو دعاء خیر سے یاد کرینگے اور نیز اس باہمی شناسائی کی رو سے ہر ایک موقعہ ومحل پر ایک دوسرے کی ہمدردی کر سکینگے اور ایک دوسرے کی غمخواری میں یاران موافق ودوستان صادق کیطرح مشغول ہو جائینگے اور ہر ایک کو انہیں سے اپنے ہم ارادت لوگوں کے ناموں پر اطلاع پانیسے معلوم ہو جائیگا کہ اوس کے روحانی بھائی دنیا میں کسقدر پھیلے ہوئے ہیں اور کن کن خداداد فضائل سے متصف ہیں سو یہ علم اونپر ظاہر کریگا کہ خدا تعالٰے نے کس خارق عادت طور پر اس جماعت کو تیار کیا ہے اور کس سرعت اور جلدی سے دنیا میں پھیلایا ہے اور اس جگہ اس وصیت کا لکھنا بھی موزون معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی ومحبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھکر اونکا قدر

کرے اون سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض اون سے نہ رکھے لیکن اگر کوئی عمداً اون شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مندرج ہیں اور اپنی بیباکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاویگا یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنے تقوےٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور انکا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل وبیمصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ ونا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہونچایا ہے اور اوس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جنکو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کیلئے کریں کہ اون کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکلکر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔

حضرت حجۃ اللہ کی اس تحریر کو پڑھ لینے کے بعد میں جانتا ہوں کہ ہر شخص اگر سعادتمند ہوگا اگر وہ سعادتمند ہو تو مجھے مدد دیگا اور مطلب میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا اور انتظار کرتا ہوں کہ قوم کے درمیان وہ لوگ جن سے اس کام میں مجھے مدد چاہئے کہاں تک میری مدد کرتے ہیں۔

استفسار اور انکے جواب

۱- جنازہ دارالامان میں کسطرح پڑھنے کا معمول ہے حنفی چار تکبیریں پڑھتے ہیں پہلی تکبیر کے بعد صرف سبحانک اللھم پڑھتے ہیں الحمد اور سورۃ کو جائز نہیں رکھتے اہلحدیث سبحانک اللھم۔ الحمد ثنا تینوں پڑھتے ہیں۔ دوسری تکبیر کے بعد درود تیسری کے بعد دعا چوتھی کے بعد فوراً سلام پھیر دیتے ہیں اور اہلحدیث غالباً چوتھی کے بعد دعائیں پڑھکر سلام پھیرتے ہیں بلکہ پانچ اور سات تکبیریں بھی اکابران ملت کا معمول کیا ہے اور جنازہ غائب کا جو حکم ہے تو کیا بہت سے آدمیوں کا ایک ہی نیت میں پڑھ لیا کریں یا علیحدہ علیحدہ۔

جواب۔ یہاں یہ معمول ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد الحمد ثنا پڑھتے ہیں دوسری کے بعد درود شریف تیسری کے بعد دعا اور چوتھی کے بعد معاً سلام پھیر دیتے ہیں حضرت حجۃ الاسلام ایک ہی نیت میں کئی آدمیوں کا جنازہ غائب پڑھتے ہیں۔

۲- عقیقہ فرض ہے یا کیا اور کتنی مدت یا عمر تک دینا چاہئے۔

جواب۔ عقیقہ ایک مسنون امر ہے۔ ساتویں دن ہونا چاہئے۔ اور اگر ممکن یا میسر نہو تو جب چاہے کرے۔

۳- فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے شروع کر کے سورج نکلنے کے بعد تک قرآن شریف پڑھنا جائز ہے اگر سجدہ آوے تو اس زوال کے وقت جائز ہے؟ کیونکہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک سجدہ ناجائز ہے؟

جواب۔ بے شک قرآن شریف پڑھنا جائز ہے یہ وقت تو قرآن شریف کے پڑھنے کے لئے بہت ہی مناسب اور موزون دماغ تدبر کرنے کے لئے تازہ دم ہوتا ہے قرآن الفجر کان مشہودا اور اگر قرآن شریف کی تلاوت میں سجدہ آجاوے تو کرنا جائز ہے۔

۴- عصر کے بعد مغرب تک قرآن شریف پڑھنا جائز ہے؟

جواب۔ ہاں جائز ہے۔ قادیان میں حکیم الامۃ کا درس قرآن ہمیشہ عصر کے بعد ہوتا ہے۔

۵- صبح کی نماز ہوتی ہو اور سنت پڑھکر شامل ہونا چاہئے یا جماعت میں شریک ہو اور سنت کب پڑھے۔

جواب۔ جماعت میں شریک ہو جاوے اور نماز پڑھکر سنت پڑھے۔

منشی نادر خان صاحب احمدی افریقہ سے دریافت کرتے ہیں کہ بابو محمد افضل خان مرحوم کے عیال واطفال کا بندوبست کیا ہوا؟

جواباً گزارش ہے کہ بابو محمد افضل خان صاحب مرحوم کی پہلی بیوی مع اپنے بچوں کے اپنے والدین کے گھر جاری ہے اور مرحوم افضل کی پہلی بیوی والدین سے اپنا مہر اور حصہ لینے کے لئے مرحوم کے چچا صاحب سے خواستگار ہوئی ہے دوسری بیوی مع اپنے بچوں کے مرحوم کے چچا کے پاس ہے۔ انکا چچا بذریعہ تقرر ثالثان غالباً فیصلہ کرنا چاہتا ہے انکی دو بیوی کو یہاں رہنے کیلئے کہا گیا تھا لیکن جہانتک میرا علم ہے اونہوں نے اپنی اس جائداد پر بیٹھے رہنا اور قبضہ کرنا ضروری سمجھا ہے۔

۶- کیا قادیان میں کوئی لڑکیوں کا سکول ہے اگر ہے تو لڑکیوں کی رہائش کا کیا انتظام ہے۔

جواب۔ فی الحال قادیان میں لڑکیوں کی تعلیم کیلئے کوئی سکول نہیں ہے لیکن اسکی ضرورت محسوس کی جاتی ہے اور معمولی ضرورت نہیں سخت ضرورت ہے۔ میں عنقریب اس سوال کو بزرگان ملت کے مشورہ سے پبلک کرنا چاہتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے بعید نہ ہوگا کہ قادیان میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے بہترین سکول قائم ہو۔ سردست آپ انتظار کریں اور دعا کریں۔

* قاضی صاحب کے دوسرے سوال کا جواب انشاء اللہ اگلی اشاعت میں دونگا کیونکہ وہ تفصیل طلب ہے۔ ایڈیٹر۔

۷- دیوانی مقدمہ جو عدالت میں دائر کیا جاوے اکثر اوقات اس میں بوجہ خرچہ ڈگری ہوتی ہے۔ کیا خرچہ لینا جائز ہے۔

جواب۔ ہاں خرچہ لینا جائز ہے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دیوانی مقدمہ دیوار میں عدالت نے خرچہ دلایا گو آپ نے اپنی کریم النفسی اور اخلاقی معجزہ کی بنا پر فریق ثانی کو اسکی درخواست پر معاف کر دیا۔ یہ جدا امر ہے۔ اسکے لینے میں کوئی امر ناجائز نہیں ہے۔

۸- اگر عورت کو زیور مہر میں دیا جاوے اور قابل زکوٰۃ ہو تو چونکہ عورت مختار نہیں کہ خاوند کے روپیہ یا مال کی زکوٰۃ اس زیور کی ادا کرے تو پھر اسصورت میں کیا خاوند پر فرض ہے یا عورت پر اور اگر موخر الذکر پر ہو تو کس صورت میں ادا کرے۔

جواب۔ مہر میں جو چیز عورت کو دی جاوے وہ تو اسیکا مال ہے خاوند کا اس سے کیا تعلق علاوہ بریں اسلام میں تو عورتوں کو اپنی جدا جائدادیں تک خرید لینے کا حق حاصل ہے وہ اپنے مال سے قابل زکوٰۃ سال کی زکوٰۃ دے۔ البتہ زیور کے متعلق زکوٰۃ کا مسئلہ متنازعہ فیہ ہے حضرت حجۃ اللہ سے ایک مرتبہ استفسار ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ جو زیور استعمال میں آتا رہتا ہے اسکی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے کبھی کبھار پہنا جاوے اسکی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ وہ عورت اپنے مال سے دیدے۔

متفرق باتیں

جنازہ غائب پڑھا جاوے

۱- میرے مخدوم مکرم جناب چودھری مولا بخش صاحب بھی احمدی کی ساس مسماۃ دولت بی بی زوجہ چودھری نہالا اعلیٰ نمبردار موضع ملا فوت ہوگئی ہے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گذشتہ جمعہ کو جنازہ پڑھا۔ احمدی جماعتیں بھی جنازہ غائب پڑھ دیں۔

۲- مولوی محمد علی صاحب بن باجوڑ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک احمدی بھائی نبی بخش فوت ہو گیا ہے جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

۳- مولوی محمد ابوالحسن احمدی نمبردار صاحب کا اکلوتا بیٹا عبد القادر فوت ہو گیا ہے احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا کرے۔

ضرورت سید ناصر شاہ صاحب سب ڈویژنل آفیسر ریاست (جموں) کو ایک اطریفس پاس احمدی کی ضرورت ہے دس روپیہ ماہوار مع کھانا دیں گے جو صاحب جانا چاہیں مندرجہ بالا پتہ پر شاہ صاحب سے خط وکتابت کریں۔

منیجر بھارت انشورنس کمپنی لاہور کے دفتر سے کمپنی مذکور کی خوش معاملگی کے متعلق مندرجہ ذیل چٹھی الحکم میں شائع

چندہ آمدنی تعمیر [illegible]

۴ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - میاں [illegible] صاحب [illegible] (مساکین فنڈ) ۵عہ
۲ - شیخ غلام احمد صاحب قادیان دارالامان [illegible]
۳ - جماعت احمدیہ [illegible] (مساکین فنڈ) [illegible]
۴ - حکیم نور محمد صاحب [illegible] ضلع لاہور [illegible]
۵ - میاں نبی بخش صاحب [illegible]

۵ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - اسسٹنٹ سکریٹری معرفت [illegible] کمیٹی [illegible]
۲ - " " " "
۳ - میاں [illegible] معرفت منشی [illegible] (مہمان فنڈ) ۱۲ر
۴ - شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد (مدرسہ) [illegible]

۵ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - میاں مہر محمد صاحب [illegible]
۲ - منشی عبد العزیز [illegible] عام
[illegible]

[illegible]

۴ - سکرٹری صاحب کمیٹی [illegible] مدرسہ [illegible]

۸ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - شیخ ضیاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مانسہرہ (مدرسہ) ۸ر
۲ - عبد الکریم مدرس مدرسہ [illegible] " ۸ر
۳ - میاں سراج الدین صاحب کانپور عطیہ مدرسہ عہ
۴ - حافظ نور احمد صاحب [illegible] " عام
۵ - منشی محمد اسمعیل صاحب ٹیلر ماسٹر عدن مدرسہ [illegible]
۶ - منشی گلاب خان صاحب پوسٹ ماسٹر راولپنڈی " [illegible]
۷ - ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دارالامان (واپسی بحث [illegible] / واپسی [illegible] / فیس [illegible]) [illegible]
۸ - صاحب سکرٹری کمیٹی مدرسہ قادیان دارالامان (فیس [illegible]) ۶ر
۹ - منشی غلام سرور صاحب قانونگو بندوبست [illegible]
۱۰ - محمد مقبول صاحب میر منشی [illegible] ۸ر
نامعلوم الاسم * (مدرسہ) یتیم [illegible] عا دو روپیہ

ہر ایک کا چندہ نہیں تنہا سننے ہوئے رقم درج کی گئی جس صاحب نے اطلاع دی۔

---

۹ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - [illegible] صاحب [illegible]
۲ - [illegible]
۳ - میاں غلام [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
۴ - منشی [illegible] احمد [illegible]
۵ - [illegible] (مدرسہ) [illegible]
۶ - مولوی [illegible] [illegible]
۷ - مولوی محمد دین صاحب [illegible]
۸ - منشی نواب الدین صاحب [illegible]
۹ - مولوی حاجی [illegible]
۱۰ - منشی عبد العزیز صاحب [illegible]

۱۱ مئی ۱۹۰۵ء

[illegible]

۱۲ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - [illegible] صاحب [illegible]
۲ - [illegible]
۳ - [illegible]
۴ - میاں [illegible] احمدی [illegible] (مدرسہ) [illegible]
۵ - میاں غلام [illegible] دوکاندار " (یتامی فنڈ) [illegible]
۶ - جماعت [illegible] معرفت عنایت اللہ صاحب احمدی (مدرسہ) [illegible]

۱۳ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن [illegible] (مدرسہ) [illegible]
۲ - صاحب سکرٹری کمیٹی مدد (بک ڈپو) آمدنی مئی ۱۹۰۵ء [illegible]
۳ - منشی حسین علی شاہ صاحب پٹواری [illegible] (مساکین فنڈ) [illegible]
۴ - میاں محمد حسین صاحب سوداگر غلہ منڈی لائل پور " [illegible]
۵ - میاں خدا بخش صاحب [illegible] لائل پور [illegible] مساکین [illegible]
۶ - منشی نور الدین صاحب لائل پور مساکین فنڈ یتامی فنڈ [illegible]

۱۵ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - شیخ مسیح اللہ صاحب ملازم بورڈنگ ہوس (مدرسہ) ار
۲ - میاں محمد الدین صاحب احمدی قادیان دارالامان ۱۲ر
۳ - منشی محمد حسین علی صاحب الہ آباد مساکین فنڈ [illegible]
۴ - بابو عطا محمد صاحب سب اوورسیر [illegible] ضلع جہلم " ۲ر
۵ - میاں عبد الکریم صاحب احمدی [illegible] (یتامی) [illegible]

---

۱۶ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - میاں [illegible] صاحب [illegible]
۲ - [illegible] (مدرسہ) ۱۲ر
۳ - [illegible] (مطابع مدرسہ) [illegible]
[illegible]

۱۸ مئی ۱۹۰۵ء

[illegible]
۱ - [illegible] مساکین فنڈ [illegible]
۲ - میاں محمد حسین صاحب [illegible] مدرسہ [illegible]
۳ - جماعت [illegible] معرفت سکرٹری صاحب [illegible]

۱۹ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج [illegible]
۲ - [illegible] صاحب [illegible] تعلیم الاسلام قادیان
از راولپنڈی - مساکین فنڈ [illegible]
۳ - قاضی محمد عثمان صاحب [illegible] الہ آباد [illegible]
۴ - میاں عبد العزیز صاحب [illegible]
۵ - مولوی محمد صدیق صاحب مدرس [illegible]

۲۰ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - [illegible]
[illegible]

۲۲ مئی ۱۹۰۵ء

[illegible]

۲۳ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - [illegible] تعلیم الاسلام [illegible]
[illegible]
۵ - منشی ہاشم علی صاحب [illegible]

۲۴ مئی ۱۹۰۵ء

۱ - سکرٹری کمیٹی مدد تعلیم الاسلام (بک ڈپو مئی ۱۹۰۵ء) [illegible]

زلزلہ کی خبریں

ننکانہ پور (سندھ) میں بھی زلزلہ ریلیف فنڈ کیلئے چندہ وصول کیا جارہا ہے [illegible] روپے پہلے بھیجے بھی جاچکے ہیں۔

شملہ [illegible] ۱۹ ماہ حال کو ۲ بجے دن کے زلزلہ محسوس ہوا جو [illegible] تھوڑی دیر تک رہا۔

کانگڑہ [illegible] زلزلہ سے جو تباہی اور بربادی ہوئی تھی دی بجائے [illegible] اٹھارہ ماہ حال کو آدھ [illegible] تک سخت ژالہ باری ہوئی جس سے گندم کی فصلیں بالکل پامال ہوگئیں۔ سچ ہے مصیبت تنہا نہیں آتی۔

کابل اور قندھار سے کوئی رپورٹ ۴۔اپریل کے زلزلہ کی نہیں آئی۔ البتہ جلال آباد کے مغرب میں سفید کوہ اور اسکے ہمسایوں کو خفیف سی حرکت معلوم ہوئی تھی۔

بابو نسیر [illegible] ایک چٹھی چھپا ہے جسمیں مسٹر [illegible] ڈنلوپ کے پرائیویٹ سکرٹری زلزلہ ریلیف فنڈ کیلئے مزید چندہ کی اپیل کی ہے۔

لکھنؤ ریلیف فنڈ میں علاوہ ۵۲ ہزار ۲ سو ۹۶ روپیہ وصول شدہ کے ایک ہزار ۲ سو ۴۰ روپیہ فرسٹ بٹالین فورتھ ہائلینڈرز سے اور ۵ سو پچاس روپیہ سیکنڈ گارڈن ہائلینڈرز سے اور وصول ہوئے ہیں۔

جنرل کمیٹی کانگڑہ ریلیف فنڈ کے پریذیڈنٹ نے کمشنر سندہ سے چندہ کی اپیل کی تھی جسپر سندہ سے وصول شدہ اور موعودہ چندہ کی تعداد ۲۶ مئی کو ۸ سو ۷۰ روپیہ تک ہوگئی۔

ملتان کارپوریشن نے والیسرائے زلزلہ ریلیف فنڈ میں ۵۰ گنی (۷۸۷ روپیہ ۸ آنہ) بمبئی [illegible] ہنٹل کمپنی نے ۱۰۰ گنی (۱۵۷۵ روپیہ) اور ہندوستانی یورپین ٹیلیگراف کمپنی نے ۱۰۰ گنی چندہ دیا۔

امرتسر میں ۲۲۔ماہ حال کو بعد دوپہر ۲ بجکر ۵ منٹ پر اور شام کے ۷ بجے زلزلہ کے اچھے جھٹکے محسوس ہوئے۔

پچھلے ہفتہ فرانس، اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے بعض حصص میں زلزلے محسوس ہوئے ویلس میں بھی خفیف حرکت پائی گئی۔ بعض جگہ لوگوں میں گھبراہٹ بھی پھیل گئی مگر چنداں نقصان نہیں ہوا۔

ہز ہائینس [illegible] نے براہ انسانی ہمدردی بلا فیس وصولی [illegible] ایک بہت بھجوا دیا ہے تاکہ کانگڑہ کے تالاب آب نوشی کا پانی صاف کردیا جائے۔

بینک ہندوستان، آسٹریلیا اور چین کے لندن آفس نے زلزلہ ریلیف فنڈ میں بحساب ہندوستان برہما اور سیلون دس ہزار روپیہ چندہ دیا۔

لارڈ کرزن بالقابہ نے صاحب وزیر ہند کی خدمت میں ایک تار میں مضمون ارسال کیا ہوا ہے کہ صرف ہندوستان کا چندہ موجودہ مصیبت زلزلہ کے رفع کرنیکے لیے کافی نہیں ہوسکتا۔ ولایت سے ۲۰ ہزار پونڈ کی امید تھی جس میں سے ابتک صرف ۲ ہزار ۲۰۰ پونڈ وصول ہوئے ہیں۔ امید کہ باقی رقم بھی جلد وصول ہوگی۔

جو سرکاری ملازم موجودہ زلزلہ کے شکار بن گئے گورنمنٹ پنجاب اون کے لیے پنشن یا عطیہ دیا جانے کے مسئلہ پر غور کررہی ہے۔

ٹھاکر [illegible] جو حال میں کلو گیا تھا رپورٹ کرتا ہے کہ مرادی مشنری بالکل محفوظ ہیں۔ اونکو یا اون کے مشن ہوس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

دہرمسالہ میں ۱۸ مئی کو دو دفعہ زلزلہ محسوس ہوا جس سے بیچارے مصیبت زدہ لوگوں کی مستعارہ جھونپڑیاں بھی گر گئیں۔

بابو رگھبیت رائے متوفی ٹھیکہ دار بہ ساکن کانگڑہ کی والدہ حسب وصیت متوفی ایک ہزار روپیہ اسلئے چندہ دیا ہے کہ کانگڑہ میں عوام کے آرام کے لیے دہرم سالہ بنائی جائے۔

ایوان تجارت بنگال کے ریلیف فنڈ میں اسوقت تک ۲۱ ہزار ۷ سو ۶۷ روپیہ چندہ ہوچکا ہے جسمیں سے ۵۰ ہزار گورنر کی کمیٹی ریلیف فنڈ [illegible]

پرانی نوٹ بک کا ایک صفحہ

مستجاب اور مامورین اللہ کی صداقت کا بڑا نشان ہے کہ اللہ تعالےٰ اسکو غیب کی خبرین دیتا ہے اور پھر ان خبرون میں ایک طاقت ہوتی ہے جو دوسرون کو نہیں دی جاتی۔ نجومی جو خبرین دیتا ہے انمین وہ طاقت اور شوکت نہین ہوتی جو مامور کی خبرون مین ہوتی ہے علاوہ برین مامور کی خبرین ایسی ہوتی ہین کہ فراست اور قیافہ سے انکی بنا نہین ہو سکتی۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی مین جو بالکل بے سروسامانی اور بیکسی کی زندگی تھی اپنی کامیابی اور دشمنون کی ناکامی اور نامرادی کی پیشگوئی کی تھی کیا کوئی عقلمند اور ملکی مدبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اسوقت کی حالت کو دیکھکر اندازہ لگا سکتا تھا کہ یہ شخص کامیاب ہو جائیگا اور وہ قوم جو اسکی مخالفت پر آمادہ ہے ذلت کے ساتھ نامراد رہے گی؟ پھر دیکھ لو کہ انجام کیا ہوا! پس یہ ایک زبردست نشان مامور کو دیا جاتا ہے۔

عیسائیون کے حملے اسلام پر اس صدی مین بہت تیزی کے ساتھ ہوئے ہین انکی زبان درازی اور بیہودہ چھیڑ چھاڑ بہت بڑھ گئی اللہ تعالےٰ چاہتا تو ایک دم مین انکی مخالفانہ کارروائیون کا فیصلہ کر دیتا مگر وہ اپنا فیصلہ روز روشن کیطرح دکھانا چاہتا ہے اب وقت آگیا ہے کہ اس مذہب کی حقیقت دنیا پر کھل جاوے شیطان کی آدم کے ساتھ یہہ آخری جنگ ہے۔ ملائکۃ اللہ آدم کے ساتھ ہین اور اب شیطان ہمیشہ کے لئے ہلاک کر دیا جائیگا۔ مین یقین رکھتا ہون کہ اگر میری طرف سے اس مردہ پرستی کے دور کرنے کے لئے کوئی تحریک نہ بھی ہوتی اور خدا تعالےٰ مجھے بھی نہ بھیجتا تب بھی اس مذہب کی حالت ایسی ہو چکی تھی کہ یہہ خود بخود دیمک کی طرح پھیل جاتا۔ مین خدا تعالےٰ کی تائیدون اور نصرتون کو دیکھ رہا ہون جو وہ **اسلام** کے لئے ظاہر کر رہا ہے اور مین اس نظارہ کو بھی دیکھ رہا ہون جو موت کا اس صلیبی مذہب پر آنیکو ہے۔ اس مذہب کی بنیاد محض ایک لعنتی لکڑی پر ہے جسکو دیمک کھا چکی ہے اور یہ بوسیدہ لکڑی اسلام کے زبردست دلائل کے سامنے اب ٹھہر نہین سکتی۔ اس عمارت کی بنیادین کھوکھلی ہو چکی ہین۔ اب وقت آتا ہے کہ یکدم یورپ اور امریکہ کے لوگون کو **اسلام** کیطرف توجہ ہوگی اور وہ اس مردہ پرستی کے مذہب سے بیزار ہو کر حقیقی مذہب **اسلام** کو اپنی نجات کا ذریعہ یقین کرین گے۔

توحید ماننے والو مین ایک خاص رعب اور جلال ہوتا، جو بت پرستکو حاصل نہین ہوتا کیونکہ اسکا قلب مزور کر رہتا ہے اور اس کے اعتقاد کی بنیاد علوم حقہ پر نہین ہوتی بلکہ ظنیات اور اوہام پر ہوتی ہے۔ مثلاً عیسائیون نے یسوع کو خدا بنالیا مگر کوئی ایسی خصوصیت آجتک دو ہزار برس ہونے کو آئے نہین بتائی جو یسوع مین ہو اور دوسرے انسانون مین نہ ہو۔ بلکہ جہانتک انجیل کے بیان کے موافق یسوع کیحالت پر غور کرتے ہین اسقدر اسے انسانی کمزوریون کا بہت بڑا نمونہ پاتے ہین۔ بڑی خصوصیت اقتداری معجزات کی ہوتی ہے لیکن یسوع کی لائف مین اقتداری معجزات کا پتہ نہین ملتا اور اگر عیسائیون کے بیان کے موافق بعض مان بھی لین تو پھر ہم دعوے سے کہتے ہین کہ اسی رنگ کے اقتداری معجزات یسوع کے معجزات سے کہین بڑھ چڑھ کر پہلے نبیون کے بائیبل مین موجود ہین۔ پھر خصوصیت کیا رہی؟ وہ کیا بات تھی جسپر اسے خدا مان لیا گیا اگر ایک مجلس مین اللہ تعالےٰ کے صفات بیان کئے جاوین اور اس مین آریا۔ عیسائی اور مسلمان موجود ہون تو اگر کسی کا ضمیر مر نہین گیا تو بجز مسلمان کے ہر ایک خدا تعالےٰ کے صفات بیان کرنیسے شرمندہ ہوگا۔ مثلاً آریہ کیا یہہ بیان کر کے خوش ہوگا کہ مین ایسے خدا پر ایمان لاتا ہون جسنے دنیا کا ایک ذرہ بھی پیدا نہین کیا وہ میری روح اور جسم کا خالق نہین۔ مجھے جو کچھ ملتا ہے میرے اپنے اعمال اور افعال کا ثمرہ ہے خدا تعالےٰ کا کوئی عطیہ اور کرم نہین میرا خدا مجھے کبھی ہمیشہ کی نجات نہین دیسکتا میرے لئے لازمی ہے کہ مین جونون کے چکر مین آکر کیڑے مکوڑے بنتا رہون یا کیا عیسائی صاحب یہہ بیان کر کے راضی ہوگا کہ مین ایک ایسے خدا پر ایمان لاتا ہون جو ناصرت نام بستی مین یوسف نجار کے گھر معمولی بچون کیطرح پیدا ہوا تھا وہ معمولی بچون کیطرح روتا چلاتا اور کبھی اپنی کمزوریون کی وجہ سے ماں باپ سے جھڑ بھی کھاتا تھا۔ اسے اتنی بھی خبر نہ تھی کہ وہ انجیر کے پھل کے موسم کا علم رکھتا۔ وہ ایسا غصہ ور تھا کہ درختون تک کو بددعائین دیتا تھا۔ وہ آخر یہ گناہون کی وجہ سے صلیب پہ لعنتی ہوا۔ اور تین دن ہاویہ مین رہا۔ بتاؤ کیا وہ یہ باتین خوشی کے ساتھ بیان کریگا یا اندر ہی اندر اسکا دل کھایا جائیگا لیکن ایک مسلمان بڑی جرأت اور دلیری سے کہیگا کہ مین اس خدا پر ایمان لایا ہون جو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیون اور نقایص سے منزہ ہے وہ رب ہے بلا مانگے دینے والا رحمان ہے سچی محنتون کے ثمرات ضائع نکرنے والا ہے۔ وہ حی وقیوم ارحم الراحمین خدا ہے وہ ہمیشہ کی نجات دیتا ہے۔ اسکی عطاء غیر مجذوذ ہے۔ پس جب مسلمان اپنے خدا کے صفات بیان کریگا تو ہرگز شرمندہ نہین ہوگا اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے جو ہم پر ہے ایسی ہی اور بہت سی باتین ہین غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مان کر ہم کبھی کسی کے سامنے شرمندہ نہین ہو سکتے۔

معجزات مسیح کی حقیقت ڈوئی نے خوب کھولی ہے وہ دعوےٰ کرتا ہے کہ مین بھی سلب امراض کرتا ہون اسی طرح جسطرح یسوع مسیح کیا کرتا تھا اور عجیب تر یہ بات ہے کہ جہان کوئی شخص اچھا نہین ہوتا وہان وہ شرمندہ نہین ہوتا بلکہ کہدیتا کہ یسوع مسیح سے بھی فلان شخص اچھا نہین ہوا۔

زہے خدائی

سلب امراض فی الحقیقت کوئی ایسی چیز نہین ہے جسپر ناز کیا جا سکے یہودی بھی اس زمانہ مین سلب امراض کرتے تھے اور ہندوستان مین بھی بہت لوگ اس قسم کے ہوئے ہین۔ اور آجکل تو ہزارون ہزار دہریے اور ملحد بھی ایسے ہین جو سلب امراض کر سکتے ہین کیونکہ یہ ایک فن اور مشق ہے جسکے لئے یہ بھی ضرور نہین کہ اس فن کا عامل خدا پر یقین رکھتا ہو یا نیک چلن ہو۔ جسطرح پر دوسرے علوم کے حصول کیلئے نیک چلنی اور خدا پرستی شرط نہین ہے اسکے لئے بھی نہین یعنے اگر کوئی شخص ریاضی کے قواعد کی مشق کرے تو قطع نظر اسکے کہ وہ دہریہ ہے یا موحد خدا پرست وہ قواعد اسکے لئے کوئی روک پیدا نہین کرین گے۔

برخلاف اسکے وہ روحانی کمالات جو اسلام سکھاتا ہے انکے لئے ضروری ہے کہ اعمال مین پاکیزگی اور صدق اور وفاداری ہو بغیر اسکے وہ باتین حاصل ہی نہین ہو سکتی ہین۔ یہی وجہ ہے کہ سلب امراض والے مسیح کے اچھے کئے ہوئے مر گئے لیکن **قد افلح من زکٰھا** کی تعلیم دینے والے کے زندہ کئے ہوئے آجتک بھی زندہ ہین اور ان پر کبھی فنا آ ہی نہین سکتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلہ مین حواریون کو پیش کرتے ہوئے بھی شرم آجاتی ہے حواریون کی تعریف مین ساری انجیل مین ایک بھی ایسا فقرہ نظر نہ آئیگا کہ انہون نے **میری راہ مین جان دیدی** بلکہ برخلاف اسکے انکے اعمال ایسے ثابت ہونگے جس سے معلوم ہو کہ وہ حد درجہ کے غیر مستقل مزاج۔ غدار اور بے وفا اور دنیا پرست تھے اور صحابہ کرام نے اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کی راہ مین وہ صدق دکھلایا کہ انہین **رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ** کی آواز آگئی۔ یہ اعلےٰ درجہ کا مقام ہے جو صحابہ کو حاصل ہوا یعنے اللہ تعالےٰ انسے راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہوگئے اس مقام کی خوبیان اور کمالات الفاظ مین بیان نہین ہو سکتے۔ اللہ تعالےٰ سے راضی ہو جانا ہر شخص کا کام نہین۔ بلکہ یہ توکل۔ تبتل اور رضا و تسلیم کا اعلےٰ مقام ہے جہان پہونچکر انسان کو کسی قسم کا شکوہ اور شکایت اپنے مولےٰ سے نہین رہتی۔ اور اللہ تعالےٰ کا اپنے بندہ سے راضی ہونا یہ موقوف ہے بندہ کے کمال صدق و وفاداری اور اعلےٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور کمال اطاعت پر۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نے معرفت اور سلوک کے تمام مدارج طے کر لئے تھے۔ اسکا نمونہ حواریون مین اگر تلاش کرین تو ہرگز نہین ملسکتا۔ پس نرے سلب امراض پر خوش ہو جانا یہ کوئی دانشمندی نہین ہے اور روحانی کمالات کا شیدائی ان باتون پر خوش نہین ہو سکتا۔

اسلئے

مین تمہارے لئے یہی پسند کرتا ہون کہ تم اپنے دل کو پاک کرو اور خدا تعالےٰ کے ساتھ ایسے تعلقات پیدا کرو کہ وہ مولیٰ کریم تم سے راضی ہو جاوے اور تم اس سے راضی ہو جاؤ پھر وہ تمہارے جسم مین تمہاری باتون مین ایسی برکت رکھدیگا جو سلب امراض کرنے والے بھی انہین دیکھکر حیران اور شرمندہ ہونگے۔

نکتہ ۔ قرآن شریف مین خدا تعالےٰ کے نام کیساتھ کوئی صفت مفعول کے صیغہ مین نہین ہے قدوس تو ہے مگر معصوم نہین ہے کیونکہ معصوم کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ اسکو بچانے والا کوئی اور ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ تو اپنی ذات ہی مین بے عیب اور پاک خدا ہے اور وحدہ لاشریک اکیلا خدا ہے اسکو بچانے والا کون ہو سکتا ہے۔

ایکمرتبہ آپ کی مجلس مین مفتی محمد صادق صاحب رسالہ بیگناہی مسیح سنا رہے تھے اس مین ایک مقام پر مصنف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر محض اس بنا پر حملہ کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیون کیا؟۔

اسپر فرمایا افسوس یہ لوگ ایسے بیہودہ اعتراض کرتے ہین جنکو کوئی سلیم الفطرت پسند نہین کر سکتا۔ ایسی باتین کر کے یہہ لوگ کچھہ سننا چاہتے ہین اگر یہ اعتراض کرنے سے پہلے اتنا سوچ لیتے کہ ایک شخص جو بیگانی اور بدوضع مشہور عورتون سے تعلق رکھتا ہے اسکی زندگی کو تو وہ بے عیب اور خدا کی زندگی قرار دینے مین پھر جائز طور پر نکاح کرنے والے پر اعتراض کیون ہے! کیا یہہ شرم کی بات نہین ہے۔ اپنے گھر مین انجیل کا مطالعہ کرین اور کفارہ کے برکات جو یورپ کو اخلاقی طور پر بدترین ملے ہین انپر نظر کرے۔ پھر وہ اسلام پر اعتراض کرنے کے لئے منہ کہوے۔ جنکے گھر مین اسقدر گند ہو انہے تو شرم آنی چاہیئے۔

ہمدردی خلائق اور گورنمنٹ

[...] ہو کر ہمدردی کی بھی ناشکری کیجاتی ہے بعض
اخبار والوں نے مکرر پیسہ اخبار ہو [...]
[...] جو میں نے دوسرے زلزلہ کی خبریں
شایع کی ہیں ان کا [...] تو کچھ مفید شایع کیا
[...] اور دیگر لوگوں کو [...] اور تشویش
میں ڈالا۔ مقصد یہ ہے کہ پہلے اس زلزلہ ۱۹۰۵ء میں ایک
[...] خبر شایع کی تھی جسکا یہ مضمون تھا کہ ایک
[...] آنیوالا ہے جو ہولناک ہوگا اور سخت بھی زلزلہ کے
[...] میں نے [...] اخبار شایع کیا کہ وہ زلزلہ آنیوالا
ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائیگا اور بڑی
بڑی عمارتیں گر جائینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی
گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی
اور اس [...] پچیس برس پہلے بھی مینے اپنی کتاب براہین احمدیہ
میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اس سے پہاڑ
پھٹ جائینگے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور جب وہ پیشگوئی
۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہو گئی اور بندگان خدا کا وہ
نقصان ہوا جسکی تحریر کرنیکی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ
کا اسقدر صدمہ پہنچا کہ جسکے بیان کرنیکے لئے الفاظ نہیں
اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو
میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اس زلزلہ
کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ مینے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق
شایع کرنیکا تھا اس پیشگوئی کو شایع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی
صرف اردو کے دو اخبار اور دو رسالوں میں شایع ہوئی تھی اور
یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا
تھا اور یہ بھی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو
شایع نہیں کرایا گیا تھا اگرچہ میں اسوقت جانتا تھا کہ میرا
لکھنا دلوں کو ایک واجبی احتیاط کیطرف مصروف نہیں
کریگا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک
بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں دینے کے
میں اسکا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دل کو اس غم نے
سخت گھیرا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم حکیم
کیطرف سے ملی تھی مینے اسکی پورے طور پر اشاعت نہ کی اور
اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا
کہ اسپر کاربند ہو کر بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جسقدر میری
جماعت میں سے دہرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ
رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی انمیں سے ضایع نہیں ہوا انکی وجہ
یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور
حتی الوسع اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی۔ میں اسی غم اور
پریشانی میں تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خدا تعالی کیطرف سے خبر
دی کہ ایک اور زلزلہ آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا
اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی
وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں
لکھ چکا ہوں میں نے [...] بہت [...] کہ پہلے زلزلہ
کی پہلی خبر کو کماحقہ نمونہ شایع نہ کیا اور [...] کی
پوری ہمدردی نہ کی۔ اب دوسرے زلزلہ کی خبر پاکر
میرا دل [...] بیتاب ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت
کی [...] تدارک کرون اسی غرض سے میں نے اشتہار شایع
کئے تا لوگوں کو متنبہ کرون کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی
اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں میں کم رہیں
جو دو منزل سہ منزل ہیں اور اپنی دفعہ مینے پہلی فروگذاشت
کو پورا کرنیکے لئے کئی ہزار اشتہار شایع کئے اور اخباروں میں
بھی یہی مضمون شایع کرایا اور پایونیر وغیرہ انگریزی
اخباروں میں بھی شایع کرا دیا بلکہ اس اطلاع کیلئے ایک
چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی
جناب نواب لارڈ کرزن وائسرائے دام اقبالہ کی خدمت
میں بھیجی گئی اور اب بھی میں اس بات کی طرف متوجہ ہوں
کہ تا خدا تعالی اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹال دے
اور مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر بقید تاریخ اور
روز اور وقت اس آنیوالی حادثہ سے مطلع فرماوے
کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں
کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانے کیلئے مینے یہ کام نہیں
کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے مینے دوسروں کو ڈرایا اس سے
پہلے میں آپ ڈرا اور ابتک قریباً ایک ماہ سے میرے خیمے
باغ میں لگے ہوئے ہیں میں واپس قادیان میں نہیں گیا
کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وقت کب آنیوالا ہے مینے اپنے مریدوں کو
بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جسکو مقدرت
ہو اسکو ضروری ہے کہ کچھ مدت خیموں میں یا جنگل میں رہے
اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا اس
بلا سے ہمیں بچاوے پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ
کون گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں مع اہل و عیال
اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی
گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون
سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس راستے خدا نے ڈرایا
اس سے ڈرنا لازم ہے اور جس خبر کا یقین ہے اس سے بنی نوع
کو ڈرانا بھی شرائط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں
کہ کسی گھر کے حصہ کو آگ لگی ہوئی ہے اور گھر کے لوگ خواب میں
ہیں انکو کچھ خبر نہیں اور میں انکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش
میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہونگا۔ یہ بھی یاد
رہے کہ کسی کمزور بنا پر یہ پیشگوئی نہیں کیگئی ہے بلکہ اگر حکام
کسیقدر بھی میرے اس دعوی کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار
پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو وہ سچی نکلی پس جبکہ میں تعداد
پیشگوئیوں کی سچائی کی تجربہ سے اثبات کر دکھانے کیلئے ایک
بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا
ہے سچ ہے تو پھر اس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ
یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک
چلنی اختیار کریگا وہ بچایا جائیگا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے
جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہان وہ بدمعاش
لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خواری خونریزی وغیرہ رکھتے
ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے
سو انکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر انکو
خوش رکھنا مقصود ہوتا تو انسانی گورنمنٹیں ان کے لئے
جیل خانے کیوں طیار کرتیں۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدظنی ہے جو مخالف
لوگ مجھپر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اشتہاروں
سے تشویش میں ڈالدیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی
تشویش ہے میں منجم ہونیکا دعوی نہیں کرتا نہ مجھے
علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعوی ہے صرف یہ دعوی ہے
کہ میں خدا تعالی کیطرف سے **وحی پاتا ہوں** مگر اس
دعوی کے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور
دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے
ہیں ان لوگوں کے ہزارہا اشتہار میری نسبت شایع
کئے ہیں کہ اس دعوی میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اسقدر لعنتوں
اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار
شایع کئے گئے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو
پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے
ہوں جو شخص انکے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے
ہیں۔ اگر مجھے بندگان خدا کی سچی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو
میں ایک ورق بھی شایع نہ کرتا مگر پہلی پیشگوئیکا بڑی زبردست
طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے کھینچکر
اسطرف لایا کہ میں دوسری پیشگوئی کے شایع کرنیکو تباہی
نہ کردوں اور کماحقہ شایع کردوں بعض نے میری نسبت خط
لکھے کہ تو جھوٹا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر
میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائیں اور کچھ
اپنی اندرونی اصلاح کرلیں اور انکی جانیں بچ جائیں تو میری
جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی [...] یا اپنی جان سے ایسی محبت
رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی چھوڑ دوں اور بعض
نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا
لوگ ڈر کر انکی بیعت قبول کریں مگر اس حق پوشی کا میں کیا
جواب دوں میں بار بار انہیں اشتہارات میں لکھ چکا
ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری یہ مراد
نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری
بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کسیکا مذہب
غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کیلئے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں
ہے اس کیلئے عالم آخرت مقرر ہے اور جسقدر قوموں کو پہلے
اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے
غرق کئے گئے یا زلزلہ سے انکو فنا کیا اسکا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ
بت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے
اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم ہوتے تو
کوئی عذاب نیز نازل نہ ہوتا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ
خدا تعالی کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کئے اور نہایت درجہ
شوخیاں دکھلائیں اور انکی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہو گئی
اسلئے اسی دنیا میں انپر عذاب نازل ہوا خدا کریم و رحیم ہے اور غضب
میں دھیما ہے اگر اس زمانہ کے لوگ اس سے ڈریں اور بدکاریوں
اور ظلموں اور طرح طرح کے بد کاموں پر ایسی جرأت نہ کریں کہ
گویا خدا نہیں ہے تو پھر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا جیسا
کہ وہ فرماتا ہے مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ
وَآمَنْتُمْ یعنے خدا تمہیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم
شکرگذار بنجاؤ اور خدا پر ایمان لاؤ اور اسکی عظمت اور سزا کے
دن سے ڈرو۔ ایسا ہی اسکے مقابل پر یہ فرماتا ہے قُلْ مَا
يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ یعنی انکو کہدے
کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بنجاؤ اور اسکی یاد میں مشغول نہ ہو
تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے۔ اور سچ ہے
کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اسکے دل پر خدا کی عظمت
کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کیساتھ اسکے تمام اعمال
ہوں۔ تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جسکا دودھ دیا جاتا
ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سی کاموں
میں آجاتی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر مینے لکھا
وہ ان لوگوں کیلئے بس ہے جنکے دل پتھر نہیں ہیں اور جو
جانتے ہیں کہ خدا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدی

المشتہر

مرزا غلام احمد قادیانی ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء

نوٹ اسجگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جب اسطرح تکذیب کیجاتی ہے
تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کیلئے تشویش کا موجب نہیں ہیں اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں بلکہ تمسخر کرتے ہیں چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی
کچھ عبارت ہم اسجگہ بطور نمونہ کے نقل کرکے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ اور وہ عبارت یہ ہے
میں آج [...] ۱۹۰۵ء کو [...] دعوی سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ خوفناک اور سہمے ہوئے
دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۵۔ ۸۔ ۲۱۔ اور ۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو اشتہاروں اور اخباروں میں جو لکھا ہے کہ ایک ایسا سخت
زلزلہ آئیگا جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے [...] زلزلہ کی [...] کوئی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا مگر اس کی
بہت زور [...] زلزلہ ضرور آئیگا [...] سو ان لوگوں کو جو قادیانی کی صرف لفاظیوں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے
خوفناک ہو رہے ہیں۔ بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوں خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز ہرگز
نہیں آئیگا!!! اور نہیں آئیگا!!! اور آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الٰہی اور کشف کے ذریعہ سے دکھلائی گئی ہے جو انشاء اللہ بالکل [...]

ے اسکو پہلے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالی نے کوئی
خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی۔ بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے
کہ مئی ۱۹۰۵ء اسکی مقرر کی تھی مگر یہ بالکل جھوٹ ہے مینے کوئی تاریخ
نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل
میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے
مجھے ابتک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت
ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلہ کا رنگ
اپنے اندر رکھتی ہے بہر حال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط کرنا
ضروری سمجھ کر میں ابتک خیموں میں باہر جنگل میں گذارہ کر رہا ہوں
اور خیموں کی خریدی اور عمارتوں کی بنانے میں ایک ہزار روپیہ کے قریب
ہمارا خرچ بھی ہو چکا ہے اور اسقدر خرچ کون اٹھا سکتا ہے بجز اسکے جو
سچے دل سے ایک آنیوالے حادثہ پر یقین رکھتا ہے [...] میں زلزلہ کی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ مجھے اسپر غور کرنے سے اجتہادی طور پر خیال گذرتا ہے کہ ظاہر الفاظ وحی الٰہی کے یہی چاہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بہار کے ایام میں پوری ہوگی شاید ان تحریکات کے لئے جو
ہم کو کچھ خصوصیت [...] اور ممکن ہے [...] بہار [...] اور [...] منہ

ضرورت امام

سنہ ۱۸۹۸ء میں حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا تہا کہ میری جماعت میں سے ہر شخص بقدر اپنی لیاقت اور سمجہ کے ضرورت امام پر مضمون لکہے وہ مضامین حضرت اقدس کے حضور پڑہ کر سنائے گئے انمیں سے بعض میں یہاں درج کرونگا انشاء اللہ - ایڈیٹر

(منشی تاج الدین صاحب لاہوری کا مضمون)

بحضور فیض گنجور حضرت اقدس امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سلمہ ربہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چندروز کا عرصہ گذرا ہے کہ ایک والانامہ حضرت مخدومی مکرمی جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے حسب الارشاد برادران لاہور کو مخاطب کرکے تحریر کیا تہا جسکا خلاصہ یہ تہا کہ ہر ایک بقدر اپنی لیاقت اور خداداد فہم کے ایک مضمون زمانہ حال کے مفاسد اور مصلح کی ضرورت پر لکہکر حضور کی خدمت میں روانہ کرے سو اس ارشاد کی تعمیل میں یہہ عاجز بہی باوجود اپنی کم علمی اور کم لیاقتی کی صرف ثواب میں شامل ہونے کی غرض سے چند باتیں ذیل میں لکہتا ہے گو ایسے عظیم الشان مسئلہ پر کچہہ کہنا علماء عظام کا حصہ ہے - وما توفیقی الا باللہ -

آج سے ۱۷ - برس پیشتر کا ذکر ہے یعنے سنہ ۱۸۸۸ء کا جبکہ میں ضلع راولپنڈی میں تبدیل ہو کر گیا تہا تو وہاں اپنے خوش نصیبے سے ایک ایسے مخدوم کے یہاں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا جو اسوقت اہل حدیث میں ایک جلیل القدر عہدہ سرکاری پر ممتاز ہے لیکن مجہے اسبات کا نہایت افسوس ہے کہ انقلاب زمانہ نے اسکو اپنے ہمارے معتقدات کا پابند نہیں رہنے دیا اور فرقہ نیچریہ کے بدخیالات اندنوں اسپر غالب ہوگئے ہیں یہانتک کہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کی بہی چنداں اوسے پرواہ نہیں اوسوقت اُسکی ایسی حالت تہی کہ ہر وقت بڑی رقت سے براہین احمدیہ کے اشعار پڑہتا اور لوگوں کو سنایا کرتا تہا یہہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے اس کتاب کا نام سنا چونکہ مجہے ابتدائی عمر سے دینی مباحثات کی کتابیں پڑہنے کا شوق رہا ہے اسواسطے مینے اس بزرگ کی معرفت براہین کی موجودہ جلدیں ع‍ روپیہ نقد بہجواکر دارالامان سے منگائیں جب مینے اس مبارک کتاب کو جو فی الحقیقت اپنے طرز استدلال کے لحاظ سے مخالفین اسلام کیلئے حجت قاطع کا حکم رکہتی ہے آخر تک مطالع کیا تو اسمیرے پیر و مرشدمیں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرکے دکفے باللہ شہیدا یہہ اقرار کرتا ہوں کہ میرے نور قلب نے فوراً بلا کسی قسم کے دلولہ یا وہم کے قبول کرلیا کہ حق ہاتہوں سے یہہ در بے بہا نکلے ہیں وہ ضرور ضرور الہٰی طاقت اپنے اندر رکہتے ہیں اس خداداد حسن ظنی کا باعث ہے کہ اسوقت سے آجتک کسی خشک ملا کی باتیں میرے دلپر کوئی مخالف اثر پیدا نہیں کر سکیں - مولوی غلام دستگیر قصوری جو انہیں ایام میں راولپنڈی کی جامع مسجد میں پکار پکار کر لوگوں کو اس کتاب کے مندرجہ الہامات سناتا اور انگیختہ کرتا تہا اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر کہ میرے ناقص فہم نے ذرا دہوکہ نہ کہایا اور وہ بیچارہ اس نور کے بجہانے کی کوشش میں اس دار فانی سے کوچ کر گیا - پھر مینے سرمہ چشم آریہ کو پڑہا جس سے اور بہی ایمان میں ترقی ہوئی اور روز بروز شوق بڑہتا گیا یہانتک کہ کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام شائع ہوئی - جنکے نکلتے ہی ان مولویوں نے وہ شور بپا کیا کہ بس گذشتہ خدمت پر پانی پہیر دیا مجہے بہی ان کتابوں کے پڑہنے کا شوق ہوا اور فوراً بذریعہ وی پی دارالامان سے یہ دونوں رسائل منگائے انکے ہمراہ حضور نے ازراہ کرم ایک نسخہ قول الفصیح مؤلفہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مفت مرحمت فرمایا ان تینوں رسائل کے پڑہنے سے خدا تعالیٰ نے میری رہنمائی کی اور مجہے سمجہہ آگیا کہ واقعی یہ وقت اسلام کے لئے کیا بلحاظ بیرونی مفاسد و کیا بلحاظ اندرونی فتن کے سخت خطرناک زمانہ ہے اسوقت حقیقی تقوے وطہارت اس جہان سے اُٹہہ گئی ہے اور نیکی کی جگہہ بدی نے لے لی ہے اور مسلمانوں کی ذہنیت کو زمانہ حال کے فلسفہ اور علوم نے اسقدر تباہ کر دیا ہے کہ وہ نہ صرف دین اسلام کی پابندی کو حقارت کی نظر سے ہی دیکہتے ہیں بلکہ بڑی جرأت سے خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی پرواہ نہ کرکے مرتکب کبائر کے ہوجاتے ہیں اور پھر ذرا شرماتے نہیں یہ حالت تو ان مسلمان بچوں کی ہے جو کلمہ گو والدین کی گود میں پرورش پا رہے ہیں اب سوال یہ ہے کہ ایسی حالت کیوں ہوگئی سو ظاہر ہے کہ یہ سارا ادبار قرآن کریم کیطرف بکلی بے خبر ہونے کا ہے کاش جتنی محنت سے دنیوی علوم حاصل کئے جاتے ہیں اسکا عشر عشیر بہی اگر کتاب اللہ کے سیکہنے پر کرتے تو یہ تباہی ہرگز ہرگز نہ آتی - میرے اس بیان سے یہ غرض نہیں کہ ہماری قوم کے نوجوان بچے موجودہ علوم وفنون کیطرف سے توجہ اُٹہالیں بلکہ ساتہہ ساتہہ دینی تعلیم کو بہی حاصل کرتے جائیں اس کم توجہی کا نتیجہ ہے کہ بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لڑکے لڑکیاں عیسائیوں کی پہندے میں آکر اپنے سچے آبائی دین کو خیرباد کر بیٹہے اگر انکو ابتدا ہی سے دینی علوم سکہائے جاتے اور اسلام کی خوبیاں انکے دلوں پر نقش کیجاتیں تو ممکن نہ تہا کہ عیسائی مذہب جیسے باطل کو اختیار کرکے اسلام کے دشمن ہو جاتے پادریوں نے غریب اسلام پر اسقدر رمونہہ زوریاں کی ہیں کہ جنکو پڑہتے ہوئے کلیجہ موںہہ کو آتا ہے کروڑہا رسالے اور اشتہارات بیہودہ افترا اعتراضات کے مختلف زبانوں میں ترجمے کرکے تمام دنیا میں شائع کر رہے ہیں اور صرف اسپر اکتفا نہیں کی بلکہ یورپ میں تہیٹر کے ذریعہ اسلام کے نورانی چہرہ کو ایک خوفناک ڈراؤنی صورت میں دکہایا جا رہا ہے درحقیقت یہ وہی پرفتن زمانہ ہے جسکے طرف ہمارے سید ومولا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک موںہہ سے فرمایا تہا کہ اس سے بڑھکر آدم سے قیامت تک کوئی ایسا فتنہ نہ ہوگا ذرا پادریوں کی سالانہ رپورٹوں کو تو پڑہو کس فخر سے انمیں لکہا جاتا ہے کہ اس قوم کو اس باطل کے پہیلانے میں کیا کچہہ کامیابی ہوئی ہے لاکہوں مسلمان ایک وحدہ لاشریک حی وقیوم خدا کے ماننے والے عاجز مردہ کو خدا مان رہے ہیں اور اس پاک اور کامل انسان کو جسنے دنیا کو تاریکی کے گڑہے سے نکالکر نور اور ہدایت کے راستے دکہائے علانیہ بازاروں میں گالیاں دے رہے ہیں آج لاہور شہر میں جو پنجاب کا صدر ہے ہر روز شام کو مختلف اقوام وملت کے مرتدین جنکو فقط اس غرض سے مشن سے روٹی ملتی ہے کہ اسلام اور اسکے پاک ہادی کی توہین کسی نہ کسی پیرایہ میں عوام کے گوش گذار ہو جانے جابجا بکواس کرنے کو کہڑے ہیں لیکن میں نہایت دردبہرے دل سے یہ کہتا ہوں کہ کسیکو بہی ان اسلام کے نام لیوا مولویوں میں سے یہہ توفیق نہیں کہ اپنے پاک دین کی سچائیاں انکے مقابل میں کہڑے ہوکر بیان کریں یہ کسقدر ظلم ہے خدا کے لئے ذرا تو سوچو اور غور کرو اس سے بڑھکر اور کونسی پرفتن زمانہ کی منتظر ہو یہہ تو عیسائی دجل کا فتنہ ہے اور درحقیقت یہی بڑا بہاری فتنہ ہے اور جسقدر مذاہب والے ہیں انکے اعتراضات بجائے خود کوئی نئے نہیں ہوتے بلکہ اسکے فضلہ خور ہیں جنمیں سے پہلے نمبر پر آریہ مذہب کے پیرو ہیں جنہوں نے گالیاں دینے میں کوئی کمی نہیں چہوڑی اس مذہب کے بانی دیانند اور اسکے لایق چیلے لیکہرام پشاوری نے اپنی کتابوں میں وہ گند بکا ہے کہ جنکا اعادہ کرنا لاحاصل ہے جن لوگوں نے انکے خرافات کو پڑہا ہے وہ میرے اس بیان سے بکلی اتفاق کرینگے ان دونوں قبیح اندیشوں کے علاوہ ایک تیسرا مرادآبادی پنڈت ہے جسنے پرانے ہندو مذہب کی حمایت کرکے وہ گالیاں دی ہیں کہ جسکے پاداش میں ہمیشہ کے جہنم میں داخل ہو گیا اسوقت عموماً دیکہا جاتا ہے کہ تمام دنیا میں مذہب کیطرف ایک خاص میلان پیدا ہو گیا ہے گویا ایک ایسی ہوا چلی ہے کہ وہ قومیں جنہوں نے صدیوں سے مذہب کیطرف کبہی توجہ نہیں کی تہی وہ بہی اپنے ملکوں میں جلسے اور کمیٹیاں کرکے مذہب کی تلاش کر رہے ہیں یہانتک تو کچہہ مختصر بیان بیرونی مفاسد کا لکہا ہے اب تہوڑا سا مشت نمونہ خروار اندرونی مفاسد بہی عرض کرتا ہوں - جبکہ چاروں طرف سے دشمن اسلام پر حملہ کر رہے ہیں تو علماء اسلام کا جنکو بڑی فخر سے اپنی لیاقتوں کا ناز ہے سب سے پہلا اور ضروری فرض یہ ہونا چاہئے تہا کہ وہ تن من سے اس جہاد عظیم میں لگ جاتے اور کبہی بس نہ کرتے جب تک کہ خصم کو معقولی طور پر ساکت نکر دیتے لیکن مجہے نہایت افسوس کرنا پڑتا ہے کہ اس فرقہ نے اسلام کی خدمت ذرا بہی نہیں کی تنہا یہی نہیں کہ ایسی مصیبت کے وقت انکا اصلی کام کیا ہونا چاہئے تھا انہوں نے بجائے اسکے کہ غیر مذاہب والوں پر اسلام کی خوبیاں ظاہر کرکے انکے دلوں پر اسلام کی عظمت بٹہاتی اُلٹے رہے سہے مسلمانوں کو بس دائرہ اسلام سے خارج کرنے میں اپنے اوقات کو ضایع کیا ذرا بہی حیا سے کام نہ لیا یہی سوچلیا ہوتا کہ ان چال بازیوں سے مخالف مذاہب پر کیا اثر پڑیگا خود اس قابل نہ ہوں کہ غیر مذہب والوں کی اعتراضات کا جواب ایسے طرز سے دیں کہ پھر انکو دوبارہ اعتراض کرنے کی گنجایش نہ رہے لیکن افسوس صد افسوس جس شخص کے ہاتہوں سے یہہ خدمت سالہا سال سے ہو رہی ہے اور جو کبہی بہی کسی میدان جنگ میں ہارا نہیں اور جو روح القدس سے تائید پاکر اسلام کیطرف ہر ایک مخالف کو باواز بلند بلا رہا ہے اور براہین جیسی لاجواب کتاب مع وعدہ دس ہزار روپیہ انعام تصنیف فرماکر مخالفین کو ساکت کیا ہے اسکو کافر اور دجال کے ناموں سے پکارا جائے شرم ! شرم !! شرم !!! اے قوم تونے بڑی بہاری نعمت کا کفران کیا ہے پھر اگر علماء کیطرف سے یہہ ظہور میں آیا تہا تو کاش صوفیا اور فقراء کا گروہ ہی اس آفت عظیم کو محسوس کرتے اور اس پاک رسول کے توہین کی غیرت کہاکر اپنے اپنے حجروں میں رو رو کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرتے اور روح القدس سے تائید پاکر آسمانی نشانوں کے دکہانے سے دنیا کو اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت کرتے لیکن اے میرے پیارے بھائیو اس گروہ نے بہی جو اپنے تئیں پیغمبر کی گدی کا وارث خیال کرتے ہیں - (باقی آئندہ)

انسپکٹران ڈاکخانجات کی دردناک فریاد

الحکم میں ڈاکخانہ کے متعلق مضامین کا ایک ایک خاص سلسلہ عرصہ تک چھپتا رہتا ہے اور ڈاکخانہ کی اکثر ملازم الحکم کے خریدار ہیں جن میں چٹھی رسان سے لیکر انسپکٹر اور سپرنٹنڈنٹ تک شامل ہیں۔ ان لوگوں کی دردناک تکالیف بارہا میرے پاس آئی ہیں اور بسا اوقات انہوں نے مجھے بطور خود انکی خاطر ایک الگ پرچہ جاری کرنے کی خواہش کی ہے لیکن میں ابھی تک انکی اس قسم کی خواہشوں کو پورا نہیں کر سکا۔ ملازمان ڈاکخانہ کی روز افزوں مشکلات اس قابل ہیں کہ انپر پرزور آرٹیکل لکھے جاویں اور نوع انسان کے اس ایک مفید عنصر کی مدد کیجاوے۔

حال ہی انسپکٹران ڈاکخانہ نے اپنی مشکلات کو بذریعہ ایک میموریل کے گورنمنٹ تک پہونچایا ہے جسکا خلاصہ میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔ امید تو کیجاتی ہے کہ لارڈ کرزن ان بیچاروں کی حالت زار پر رحم فرماوینگے۔ پھر میں کسی قدر تفصیل سے کسی اگلی اشاعت میں لکھونگا۔

بحضور رائٹ آنریبل جارج نیتھنیل بیرن کرزن آف کیڈلسٹن بالقابہ

حضور والا! ہم انسپکٹران ڈاکخانجات پنجاب وصوبہ سرحد شمال مغرب حضور والا سے نہایت عجز وادب سے مستدعی ہیں کہ ہمارے حال زار پر بھی وہی توجہ مبذول فرمائی جاوے جو پبلک سروس کی دیگر شاخوں پر فرمائی گئی ہے۔ اگرچہ ہم نہایت ادنیٰ درجہ کے لوگ ہیں۔ اور اگر حضور والا اس دل ودماغ کے والیسرائے نہوتے تو ہمیں اس عریضہ کے پیش کرنے میں تامل ہوتا۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ حضور عالی حقیر سے حقیر اصلاحی تحریکوں کو بھی بغور ملاحظہ فرماتے ہیں۔ حضور کی بے مثل انصاف پسندی اور رحمدلی ہمیں امید دلاتی ہے کہ ہماری اس ناچیز درخواست پر توجہ فرمائی جائیگی۔

انسپکٹران ڈاکخانجات اور ان لوگوں کے سوا جو ان سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ بہت کم لوگ اس امر سے واقف ہیں کہ انسپکٹران ڈاکخانجات کو نہایت ہی کم معاوضہ پر کسقدر ذمہ داری کا کام کرنا پڑتا ہے اور وہ بھی اس طرح کہ ان کے پاس کوئی کلرک ہے نہ چپراسی۔ اس محکمہ کے دیگر عہدوں کے فرائض کا ہم اپنے فرائض کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں (الف) ہمیں تحریری کام بہت زیادہ ہے اور بہت کم وقت میں کرنا پڑتا ہے ہمیں ہمیشہ سفر درپیش رہتا ہے مگر اس کا سوائے فرض کے احساس کے کوئی معاوضہ نہیں۔ (ب) ہمارے فرائض اور ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے ہماری تنخواہ اور مشاہرہ کا پیمانہ بہت ہی کم ہے۔ (ج) آسانی وآسائش کے لحاظ سے ہماری حالت نہایت ابتر ہے (د) پبلک کی نظروں میں ہماری بہت ہی کم وقعت ہے اور اسکا ہم کو کافی معاوضہ بھی نہیں ملتا۔

اب ہم اپنی شکایتوں کو حضور عالی کے روبرو پیش کرکے انصاف کے ملتجی ہیں۔ (۱) ہمیں اتنا کام کرنا پڑتا ہے کہ ہمیں اپنے اور اپنے متعلقین کے حوائج کی جانب توجہ کرنیکی بالکل مہلت نہیں ملتی قواعد ڈاکخانجات کے بموجب ہر انسپکٹر کو چالیس ڈاکخانوں کا معائنہ کرنا چاہئیے مگر کمی اسٹاف کی وجہ سے اسّی سے نوّے ڈاکخانوں تک کا معائنہ کرنا پڑتا ہے جبوقت چالیس ڈاکخانوں کے معائنہ کا معیار قایم ہوا تھا تو کام بھی کم تھا مگر اب کام بھی بڑھ گیا ہے اور ایسا کام جسکو ڈاکخانہ سے کچھ تعلق نہ ہونا چاہئیے۔ جیسے فروخت کونین۔ منی آرڈر مالگذاری وغیرہ وغیرہ۔ (۲) زیادتی کام کیوجہ سے اگر کبھی معاملہ میں ڈاکخانہ والوں کی غفلت ہوجاتی ہے۔ تو پبلک کی جانب سے شکایت ہوتی ہے جسکی تحقیقات انسپکٹروں کو کرنی پڑتی ہے۔ حالانکہ یہی ایک کام ایسا ہے جس کے لئے جدا کام کرنیوالا ہونا چاہئے (۳) کلرک نہ ہونے کیوجہ سے ہمارا بہت سادہ بیش قیمت وقت جو مفید اصلاحوں پر غور کرنے میں صرف ہونا چاہئیے ضائع ہوجاتا ہے۔ طرفہ یہ کہ دفتر ہمیں اپنے مکان پر رکھنا پڑتا ہے مگر مکان کا کرایہ ہم کو نہیں ملتا۔ کلرک کی یوں بھی ضرورت ہے کہ انسپکٹر دورہ پر ہوتا ہے تو اوسکی غیبت میں بہت سے ضروری جواب طلب مراسلے یونہی پڑے رہتے ہیں (۴) دیہاتی ڈاکیوں کے کام معائنہ اون کے حلقوں میں جاکر کرنا سراسر ذلت وخواری کا کام ہے جو ایک انسپکٹر کے اسیطرح شایان حال نہیں (۵) ہمیشہ سفر کے لئے پابرکاب رہنے کی وجہ سے ہمیں گھربار کی دیکھ بھال کا بالکل موقع نہیں ملتا باہر جاتے ہیں تو ہمارے لئے آسائش کا کافی سامان نہیں ہوتا۔ کیونکہ سول یا پولیس افسر کی طرح ہمارا اتنا اثر نہیں جو دیہات میں ہمیں آسائش مل سکے۔ بسا اوقات آسمان کے نیچے گوبر پر پڑ کر رات بسر کرنی پڑتی ہے۔ سفرخرچ ہر دو روپیہ یومیہ بالکل ناکافی ہے۔ تین روپیہ یومیہ ہونا چاہئیے انسپکٹر کو ڈیوڑھے اور اوسکے ملازم کو تیسرے درجہ کا کرایہ ملتا ہے مگر ریل میں سفر کرنے میں چند در چند نقصانات ہیں بعض اوقات درجہ میں جگہ نہیں ہوتی۔ میل گاڑی میں تیسرا درجہ نہیں ہوتا جسکی وجہ سے سفر ملتوی کرنا پڑتا ہے ٹکٹ خریدنے کے لئے اسٹیشن پر وقت سے بہت پہلے جانا پڑتا ہے جو سراسر تضیع اوقات ہے۔ (۶) انسپکٹروں کے لئے کوئی چپراسی نہیں ہے جس کیوجہ سے خط تک لیٹر بکس میں اونکو اپنے ہاتھ سے ڈالنا پڑتا ہے حالانکہ انسپکٹر ڈپرمٹ۔ پولیس انسپکٹر۔ انسپکٹر آف سکولز۔ داروغہ چنگی۔ غرض سب اس درجہ کے افسروں کے لئے ایک ایک دو دو چپراسی مقرر ہیں۔ (۷) انسپکٹران ڈاکخانجات کی تنخواہ انسپکٹر مدارس انسپکٹر پولیس انسپکٹر ریلوی وغیرہ وغیرہ سب سے کم ہے اور ضروریات زندگی کا نرخ روز بروز گران ہوتا جاتا ہے ہمارے غم والم کی داستان طویل ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ کسی حالت میں ہمیں تکالیف اور مصائب سے مفر نہیں۔ امید ہے کہ حضور والا ہماری ناچیز عرض داشت پر توجہ فرمائینگے۔

ڈاکخانہ قادیان میں کام کی کثرت

قادیان کے ڈاکخانہ میں یوماً فیوماً کام کی اسقدر کثرت ہورہی ہے کہ جسکو خود ڈاکخانہ کے معائنہ کنندہ افسر بھی تسلیم کرتے ہیں۔ قریباً ہفتہ وار اڑہائی ہزار اخبار پوسٹ ہوتے ہیں اور اگر ماہواری رسالوں کی تعداد بھی شامل کرلی جائے تو ہفتہ وار اجراشدہ پیکٹ مستقل اخباروں اور رسالوں کی اوسط کسی صورت میں تین ہزار سے کم نہیں اور پھر اشتہار جو ہزار دو ہزار شائع ہوتے ہیں انکا تو شمار بھی نہیں کیا جاسکتا۔ بالاوسط وی پی اجراشدہ پارسلوں کی تعداد ستر اسّی سے کسی صورت میں کم نہیں ہے اسی لحاظ سے منی آرڈروں کی تعداد کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

خطوط اور کتابوں کی روانگی مزید برآں۔ باوصفیکہ ڈاکخانہ کا گریڈ بیس روپیہ ماہوار سے چالیس روپیہ ماہوار کردیا گیا ہے لیکن جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا تھا۔ دیگر عملہ کا نہ بڑہایا جانا کثرت کام کے بوجھ کو ہلکا نہیں کرسکتا۔ اگرچہ موجودہ پوسٹماسٹر کی نسبت افسران معائنہ کنندگان نے تسلیم کرلیا ہے کہ وہ اکیلا شخص اس ڈویژن میں ہے جو قادیان جیسے ڈاکخانہ میں جہاں ایسی کثرت کام کی ہو کام کررہا ہے اور نبھا رہا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہوسکتے کہ ایک ہوشیار اور محنتی شخص کی قابلیت اور استعداد سے فائدہ اٹھاکر اوسکی صحت کو خطرہ میں ڈالدیا جاوے مجھے تعجب ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ افسران ڈاکخانہ پورا سٹاف دیتے نہیں ہیں اور پھر ذرا سی غلطی بھی اگر ہوجاوے تو اسپر خطرناک تہدید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ بحالت موجودہ قادیان کے ڈاکخانہ کا کام ہرگز ہرگز ایک شخص کے بس کا نہیں ہے میں صاحب سپرنٹنڈنٹ امرتسر ڈویژن کا تو شکرگذار ہوں کہ انکو میرے یا کسی اور کی یاددہانی کے بغیر ہی ایسی باتوں کا خیال رہتا ہے اور وہ پبلک کی سہولت اور اپنے ماتحت ملازموں کے حقوق کی نگہداشت کا بہت بڑا خیال رکھتے ہیں چنانچہ عرصہ گذرتا ہے کہ ڈاکخانہ قادیان کے سٹاف کے بڑہائے جانے کے متعلق تجویز بھیجی گئی تھی۔ لیکن ابھی تک اوس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ جسکے لئے میں پھر انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بارہ میں خاص کوشش کرکے قادیان کی پبلک کو ممنون فرماویں میرا خیال ہے کہ اگر خلیفہ فضل حسین صاحب رخصت پر نہ جاتے تو غالباً گذشتہ دو ماہ کے اندر کوئی نہ کوئی انتظام ہوگیا ہوتا اسلئے کہ وہ یہاں کے کام کی کثرت سے خوب واقف ہیں۔ اگر اور کچھ نہ ہوتا تو کم ازکم ایک پیڈ ہیر وبیشتری مدد کے لئے بھیجدیتے تاہم مجھے ان کی واپسی سے امید کرنی چاہئیے کہ وہ جلدتر انتظام کردینگے۔ ایسا ہی ڈاکخانہ کے مکان کے متعلق بھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے ۶۔ جون کے بعد غالباً ڈاکخانہ کے لئے کوئی مکان نہ ہوگا۔ موجودہ کرایہ دو روپیہ ماہوار پر کسی موزون اور مناسب مکان کا ملنا قطعی ناممکن ہے۔

ایک اور توجہ طلب امر

میں جناب خلیفہ فضل حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات امرتسر ڈویژن کی توجہ اس امر پر معطوف کرانی چاہتا ہوں کہ میرے عزیز ہمعصر البدر کی ڈاک کا جو کیس ایک عرصہ سے فیصلہ کے لئے گیا ہوا ہے ابتک اسکا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ منی آرڈر وغیرہ کے نہ ملنے کی وجہ سے ان رقوم کا اندراج البدر کے کاغذات میں نہ ہونے کی وجہ سے اخبار کے کاروبار میں ایک روک ہورہی ہے اور حساب درست نہیں ہوسکتا۔ علاوہ بریں اسقدر عرصہ تک معرض التوا میں پڑے رہنے کیوجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ معاملہ بالکل صاف ہے جسکے فیصلہ کے لئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت نہیں ہوسکتی۔ امید کی جاتی ہے کہ میر صاحب کے لوٹ کے بعد بہت جلد یہ معاملہ فیصل کردیا جائیگا۔

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے تجربات سے فایدہ اٹھاؤ

مین نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے ایک شفاخانہ کھولنا چاہا ہے جسمین اعمال ہمت کی مخالف ورزی کی وجہ سے جو لوگ دکھ اٹھا رہے ہون انسے بقدر طاقت ہمدردی کرون۔ مینے نہ نیپال کا سفر کیا ہے نہ مجھے کسی سادھو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے لیکن مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے مین بہت ہی کم شہترین کو حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے:- کہ سالہا سال سے مین مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی کے مطب مین انکے ماتحت اور ... مریضون کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہون۔ اور اتفاق بھی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھ بیرونی مریضون کی خط و کتابت ... نسخہ جات کا تجویز کرنا بھی میرے ہی سپرد ہے۔ پس جو لوگ حضرت حکیم الامۃ کے طریق علاج اور آپکی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہین اور مین جانتا ہون پنجاب مین کوئی جگہ ہوگی جہان ... واقف کار موجود نہون ان کے لئے اتنا ہی کہدینا کافی ہے میرے تجربہ اور اس دعوے کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ اور اب جو مینے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمین بھی میرا معمول یہی ہوگا کہ امراض عامہ جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتے ہین کا علاج نو ان ہزار ہا تجربہ آزمودہ اور مجرب نسخون کے ذریعہ ہوگا جو مولوی صاحب کے مطب مین ہمیشہ مستعمل ہوتے ہین اور خاص اور قابل غور امراض مین مولوی صاحب ممدوح کے مشورہ سے یہ نسخہ جات تجویز ہوا کرین گے۔ اس بنا پر یہ شفاخانہ جسکا نام **شفاخانہ فضل رحمانی** رکھا گیا ہے مینے قادیان مین کھولا ہے۔ اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک عظیم الشان کام بھی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامۃ کی طبی **تحقیقات اور تجربات** کو جو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری۔ اور ہر قسم کے جدید تجربون پر مشتمل ہے بذریعہ رسالجات یا کتب کے شایع کیا جاوے۔

(لاکھ شہادت کی ایک شہادت)

مین تصدیق کرتا ہون کہ فضل الرحمن میرے تجارب سے واقف ہے اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریون نفث الدم اور دق مین اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہے۔ امید کرتا ہون کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اس کے باعث بہت لوگون کو نفع پہونچیگا۔ الٰہی میرا گمان سچ ہو۔ آمین۔ — نورالدین۔

سرمہ زنگاری۔ حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہزارہا مریضون پر آزمایا ہوا آنکھون کی بہت سی بیماریون خصوصاً جالا۔ دھند۔ سبل (یعنے آنکھون مین سرخ ڈورے پڑجانا) ڈھلکا (آنکھون سے پانی کا زیادہ آنا) ککرے جسمین پلکون کے اندر سرخی نمودار ہو وغیرہ کے لئے مفید قیمت فی تولہ ... **آتشک کی گولیان** قیمت فی ڈبیا ... **مرہم آتشک** فی ڈبیا ... **سفوف جریان** (مرد کو ہو یا عورت کو) چند دن کے استعمال سے مفید ثابت ہوگا۔ فی تولہ ... **سفوف سوزاک** قیمت سات خوراک کیلئے ... **حبوب باؤگولا**۔ یہ گولیان امراض سینہ (باؤگولا) مین از بس مفید ہین عورتین عموماً اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین۔ اور بسبب جن ... مین اور نیز ہی اندر گھل گھل کر مرجاتی ہین۔ ان گولیون کے استعمال سے بہت فایدہ ہوتا ہے۔ قیمت فی ڈبیا ... **عرق عشبہ** قیمت فی شیشی ... **حب طحال** قیمت فی ڈبیا ... **کھانسی کی گولیان**۔ قیمت فی ڈبیا ... **حبوب بواسیر** قیمت فی ڈبیا ... **روغن** ... قیمت فی شیشی ... **بال اڑانیکا پوڈر**۔ فی ڈبیا ... **حب ضیق النفس** قیمت فی ڈبیا ... **دوائی ناسور** قیمت فی ڈبیا ... کھانے کیلئے ... **حبوب ہاضم** ... اور دیگر امراض معدہ کیلئے ازحد مفید ہین قیمت فی ڈبیا ... **روغن دافع امراض گوش** قیمت فی شیشی ... **مرض ٹھرا کی مجرب دوائی**۔ یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی اور خوب تجربہ کی ہوئی ہے اس سے سینکڑون عورتون کو فایدہ ہوتا ...

ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہین ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بھر مین ایک لاثانی کمپنی ہے بمفصلہ ذیل وجوہات سے:- (۱) اس کا کل انتظام دیسیون کے ہاتھ مین ہے (۲) اسکا سرمایہ دیسی کارخانون اور تجارت مین لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فایدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیون کے ہاتھ مین انتظام ہونے کی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیرملکی کمپنیون کے مقابلہ مین بالکل کم ہے اور اسلئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہین انکے پسماندگان کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے خوب آگاہ ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہین جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی و ملکی وجوہات کو مدنظر رکھیگا تو وہ قایل ہوجائے گا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی مین نہین کرانا چاہیئے۔ آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچون اور دیگر عزیزون کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانے کا انتظام کرین ہماری کمپنی کے پراسپکٹس کا سرسری مطالعہ ہی آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کرادیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھ بھیجئے پراسپکٹس مذکور آپکی خدمت مین بذریعہ ڈاک بھیج جاوے گا۔ **کشن چند منیجر وائیجواری - یا**
درخواستین بنام لالہ حیت رائے صاحب سکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہیئے۔

مرا برف بارید بر پر زاغ + نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑھاپا دنیاوی خوشیون کا خاتمہ ہے اور خاصکر جبکے اولاد نہو اسکا بڑھاپا تو غضب ڈھاتا ہی آپ بھی اگر ایسی ہی حد تک پہنچ گئے ہون تو مفصلہ ذیل غور سے پڑھین:- **شاہی خضاب** مثل تیل پھلیل کے لگایا جاتا ہے بالونکو دومنٹ مین سیاہ بھونرا کردیتا ہے نہ جلد پر داغ دیتا ہے اور نہ بالونکو سخت کرتا ہے قیمت ... **روح افزا**۔ نامردی سستی لاولدی ضعف باہ دردماغ جریان دردکمر کیواسطے اکسیر ہے بوڑھون اور نوجوان کو بلتین پہلوان بناتا ہے قیمت تین روپیہ فی شیشی۔ **روح النسا** حیض بقاعدہ کم یا زیادہ دیر سے ہو یا جلدی ضعیف سی یا بالکل نہ او سفید پانی آوی لاولدی ہو یا زیر سوزش ہو غرضیکہ عورتونکی سب بیماریون کیواسطے مجرب ہے قیمت تین روپے فی شیشی **فرانسیسی گلگونہ** چہرہ سے جہریان۔ چھائیان۔ سیاہ داغ دکیل وغیرہ دور کرکے خوبصورت دا اجلا بناتا ہے خوبصورتی کیواسطے لازمی ہے قیمت ایکروپیہ۔ **گولیان و روغن**:- انکے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہین اگر کچھ سفید ہوگئے ہون تو بھی سیاہ ہوجاتے ہین اور پھر ہمیشہ سیاہ رہتے ہین قیمت دو روپے۔ **بال اڑانیکا تیل**۔ بلا کسی تکلیف و خارش دومنٹ مین نازک سے نازک جگہ کے بال بھی دور ہون قیمت ... فی شیشی **سرمہ ممیرا**۔ دھند غباری۔ لالی۔ پڑبال۔ پانی جانا وابتدائی موتیابند کیواسطے اکسیر ہے قیمت ... روپیہ فی تولہ **بواسیر** خونی۔ بادی۔ جدی یا آتشک سے ہو گئے اگر ہون تو بلا تکلیف گم قیمت دو روپیہ۔ **دمہ** کیساہی پرانا و سخت دمہ ہو خواہ جسم سے خراب ہو گئے ہون شرطیہ شفا ہو قیمت تین روپیہ **دوائی آتشک** مجرب و اکسیر قیمت تین روپیہ۔ **دوائی سوزاک** تیر بہدف تین روپیہ خط و کتابت کا پتہ

ڈاکٹر گمیسر سنگھ ایم اے بکرم ہسپتال فیروزپور شہر پنجاب

[illegible]

اعلیٰ درجہ کا مقوی اور مصفّے سارسا پریلا یعنی عجیب غریب چہار جوہر ملیسی ہوئی حکمی مصفیات خون اور بدن کا مجموعہ ہر ایک کسی قسم کی چہار جوہر کی چاہوں شیشی کی دوا میں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کرکے تمام جلدی اور خونی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پاؤں تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چاروں چار سو دوا ئوں کا ست اور جوہر فی شیشی ہیں ۳۲ خوراک چار شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کی استعمال مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ چہار جوہر کی استعمال کنندہ کو سفید داغ کھانسی بخار پیچش و اسہال کو ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک سوزاک۔ گٹھیہ خارشت۔ داد، اگوت، پھوڑا پھنسی، سفید داغ، جذام، کوڑھ، ناسور، مالا، بواسیر، خواسیر، گنج، سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کیلئے صاف کر دیتا ہے ۴ عدد خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کرکے مع ترکیب استعمال کے خریداروں کو دیجاتی ہیں قیمت فی بکس ...

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات معدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دھاتوں اور میووں کا ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا دافع قبض و ریاح ...

[illegible]

شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی ... **نوٹ** ۔ ہمکو سندر بالا دواؤں کی فروخت کیلئے ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو صاحب چاہیں خط بھیجکر طے کر لیں۔

کارخانہ احمدی راحت روح عطر

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے ... اور کارخانہ کثرت سے ہوگئے ... تیل رنگین ہے اور عطر و تیل وغیرہ ... سے تیار کئے جاتے ہیں ... انجام دیتا ہے ...

راقم

محمد عبد اللہ سعد اللہ تاجران عطر قنوج

سچائی کا اظہار

... جو اعلیٰ درجہ کی مقوی دل دماغ و معدہ دبا ہوا در ... اکسیر میں قیمت حبوب کا بکس ... مقویات ادویات و میوہ جات مخلوط کرکے ... جریان و سرعت احتلام وغیرہ کو دور ... اعضا کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہے ... بکس کلان جو ایک آدمی کو کافی ہے عہ

المشتہر

حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

ایک نظر ادھر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنے سے روانہ ہوگی۔

ناگر تیل یہ تیل ہمارے کارخانہ سے ایجاد ہوا ہے۔ بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے نزلہ آنکھوں درد سر وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ... محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

منیجر کارخانہ فرحت افزا النسیم قنوج

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالک کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔